۳۔ سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر جملے مکمل کریں۔

- ہرنی بڑی بے چینی سے اس کے پیچھے پیچھے آ رہی تھی۔
- سبکتگین سوچنے لگا کہ اگر ہرنی بول سکتی تو ضرور فریاد کرتی۔
- بادشاہ سبکتگین کی ذہانت اور دیانت داری سے پہلے ہی بہت متاثر تھا۔
- اپلتگین کی وفات کے بعد اس کی جگہ سبکتگین غزنی کا بادشاہ بن گیا۔

۴۔ دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) سبکتگین کون تھا اور کہاں کا رہنے والا تھا؟

جواب: سبکتگین غزنی کے بادشاہ اپلتگین کی فوج کا ایک سپاہی تھا۔ وہ غزنی کا رہنے والا تھا۔

(ب) ہرنی سبکتگین کے پیچھے پیچھے کیوں آ رہی تھی؟

جواب: ہرنی سبکتگین کے پیچھے پیچھے اپنے بچے کو بچانے کے لیے آ رہی تھی۔

(ج) سبکتگین نے ہرنی کے بچے کو کیوں چھوڑ دیا؟

جواب: سبکتگین کو ہرنی کی آنکھیں نم دیکھ کر اُس سے ہمدردی ہو گئی۔ اس لیے اس نے بچے کو چھوڑ دیا۔

(د) سبکتگین نے خواب میں کیا دیکھا؟

جواب: سبکتگین نے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی نیکی بہت پسند آئی ہے۔ ایک دن اللہ تعالیٰ اُسے اس کے بدلے میں غزنی کا بادشاہ بنائے گا۔

(ہ) اگر آپ سبکتگین کی جگہ ہوتے تو ہرنی کے بچے کے ساتھ کیا کرتے اور کیوں؟

جواب۔ اگر میں سبکتگین کی جگہ ہوتا تو ہرنی کے بچے کو رہا کر دیتا کیوں کہ صلہ رحمی اللہ کو بہت زیادہ پسند ہے اور کسی کو خوشی دینے میں انسان کو دیر نہیں کرنی چاہیے۔

بات سے نکلے بات

۵۔ سبق "پھر یوں صلہ ملا" میں دی ہوئی کہانی کے خاص نکات اپنے ساتھیوں کو بتائیں۔ نیز اس کہانی سے آپ نے جو سبق سیکھا وہ بھی بتائیں۔

اہم نکات

- سبکتگین ایک ذہین، دیانت دار اور رحم دل انسان تھا۔ اس نے اپنی رحم دلی اور نیکی سے غزنی کی بادشاہت حاصل کی۔ اس کہانی سے ہمیں ہمدردی اور صلہ رحمی کا سبق ملتا ہے۔ یہ سبق ہمیں سکھاتا ہے کہ نہ صرف انسان بلکہ جانور بھی ہمدردی کے حق دار ہیں۔

۶۔ دیا ہوا وقفہ غور سے سنیں اور آخر میں سوالوں کے جواب زبانی دیں۔

سوالوں کے جواب

- **یتیم بچہ کیوں رو رہا تھا؟**

جواب۔ یتیم بچے کے پاؤں میں کانٹا چُبھ گیا تھا۔ وہ درد کی شدت سے رو رہا تھا۔

- **گھڑ سوار نے بچے کی مدد کیسے کی؟**

جواب۔ گھڑ سوار نے گھوڑے سے اُتر کر بچے کے پاؤں سے کانٹا نکال دیا۔

- **آدمی نے امیر آدمی کو جنت میں کیا کرتے دیکھا؟**

جواب۔ آدمی نے امیر آدمی کو جنت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا۔

- **اللہ تعالیٰ نے امیر آدمی کو جنت کے باغ کیوں عطا کیے؟**

جواب۔ اللہ تعالیٰ نے امیر آدمی کو بچے کے کانٹا نکالنے پر جنت کے باغ عطا کیے۔

قواعد سیکھیں

۷۔ دیے ہوئے جملوں کو فعل ماضی اور فعل حال میں تبدیل کریں۔

جملے	فعل ماضی
بہت تیز بارش ہو رہی ہے۔	بہت تیز بارش ہو رہی تھی۔
بچے شور مچاتے ہیں۔	بچوں نے شور مچایا۔ بچے شور مچاتے تھے۔

جملے	فعل حال
امی جان نے کھانا پکایا۔	امی جان کھانا پکاتی ہیں۔
حارث نے پھول توڑا۔	حارث پھول توڑتا ہے۔

۸۔ جملوں کے سامنے دیے ہوئے واحد اور جمع میں سے درست لفظ کا انتخاب کرتے ہوئے خالی جگہ پُر کریں۔

▪ انسان **خطا** کا پتلا ہے۔	خطا ، خطائیں
▪ آج میری ساری **خالائیں** ہمارے گھر آئیں گی۔	خالہ ، خالائیں
▪ ٹھنڈی **ہوا** چل رہی ہے۔	ہوا ، ہوائیں
▪ آسمان پر کالی **گھٹائیں** چھائی ہوئی تھیں۔	گھٹا ، گھٹائیں
▪ بادشاہ نے چور کو **سزا** سنائی۔	سزا ، سزائیں

لفظوں کا کھیل

۹۔ خالی جگہ میں مناسب حرف لکھ کر لفظ بنائیں اور دی ہوئی جگہ میں لکھیں۔

حروف	الفاظ
ح ی ر ت	حیرت
آ ب ا د	آباد
ع ق ل	عقل
ن ر م	نرم
ش و ر	شور

پڑھنا سیکھیں

۱۰۔ دی ہوئی عبارت غور سے پڑھیں اور آخر میں سوالوں کے زبانی جواب دیں۔

سوالات

(الف) نوشیرواں کیوں مشہور تھا؟

جواب۔ نوشیرواں اپنے عدل وانصاف کی وجہ سے مشہور تھا۔

(ب) بادشاہ نے غلام کو کیا نصیحت کی؟

جواب۔ بادشاہ نے غلام کو نصیحت کی کہ "قیمت ادا کیے بغیر نمک مت لانا"

(ج) باورچی نے غلام کو کہاں بھیجا؟

جواب۔ باورچی نے غلام کو قریب کے گاؤں سے نمک لانے کے لیے بھیجا۔

کچھ نیا لکھیں

۱۱۔ کسی اخلاقی موضوع پر کوئی مختصر کہانی پڑھیں۔ کاپی کے ایک صفحے پر اصل کہانی لکھیں اور کاپی کے دوسرے صفحے پر اس کہانی کا انجام تبدیل کر کے کہانی دوبارہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

شرارت کی سزا

جنگل میں بہت سے درخت تھے لیکن ایک بہت بڑے، پرانے اور گھنے درخت پر چار پرندوں کبوتر، فاختہ، مینا اور کوّے نے اپنا اپنا گھونسلہ بنایا ہوا تھا۔ یہ سب ایک دوسرے کا بہت خیال رکھتے اور مل جُل کر رہتے تھے، لیکن کوّے کو ہر وقت کوئی نہ کوئی شرارت سوجھتی رہتی تھی۔ وہ دوسرے پرندوں کو پریشان کرنے میں لگا رہتا تھا اور کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔ کبوتر بہت معصوم، سیدھا سادہ تھا وہ کوّے کی شرارت پر اُسے کچھ بھی نہیں کہتا تھا، یہی وجہ تھی کہ کوّے کی زیادہ تر شرارتوں کا ہدف کبوتر ہی ہوا کرتا تھا۔ کوّا، کبوتر سے حسد کرتا تھا، کیونکہ کبوتر ہمیشہ دوسروں کے کام آتا، اور ہر مشکل میں ساتھ دیتا تھا، اس لئے

سارے پرندے اُسے پسند کرتے تھے۔ کبوتر کو اپنا گھر صاف ستھرا رکھنے کا بے حد شوق تھا۔ کوا اس کا گھر گندا کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔ اس کی غیر موجودگی میں وہ اکثر اس کا کھانا بھی اُٹھالاتا۔ کبوتر نے مور میاں سے دو تین بار شکایت کی اور خود بھی کوّے کو سمجھانے کی کوشش کی، لیکن کوّے پر کوئی اثر نہ ہوا بلکہ وہ روز بروز بگڑتا چلا گیا۔ کوّے کی ان حرکتوں کی وجہ سے فاختہ، مینا اور آس پاس کے پرندے بھی پریشان تھے۔ وہ ضرورت پڑنے پر اس کے کام نہیں آتے تھے اور موقع ملتے ہی کوّے سے اس کی شرارتوں کا بدلہ بھی لے لیتے تھے لیکن کبوتر نے کبھی بھی کوّے سے بدلہ نہیں لیا تھا اور نہ ہی کبھی برا بھلا کہا بلکہ وہ، اسے سمجھاتا رہتا تھا۔

ایک رات خوب بارش ہوئی۔ کوّے کا گھونسلہ درخت کی سب سے اونچی ٹہنی پر تھا۔ بارش کی وجہ سے گھونسلہ ٹوٹ گیا اور کوّا بھی زخمی ہو گیا۔ درخت کے باقی پرندے بہت خوش ہوئے آج کوّے کو اپنی شرارتوں کی اچھی سزا ملی ہے۔ اب وہ کسی کو کبھی تنگ نہیں کرے گا اور درخت پر رہنے والے پرندے اس کی شرارتوں سے بچ جائیں گے۔ وہ اس کی مدد کو بھی نہیں گئے۔ جب بارش رُکی، تب کبوتر کو کوّے کی خبر ہوئی۔ وہ فوراً اس کی مدد کو پہنچا۔ کبوتر نے زخمی کوے کے کھانے پینے کا انتظام کیا اور اس کا گھر بھی ٹھیک کر کے دیا جو بارش کی وجہ سے ٹوٹ گیا تھا۔ کوّا، کبوتر کا اتنا اچھا سلوک اور اخلاق دیکھ کر بہت شرمندہ ہوا۔ اس نے کبوتر سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگی اور خود کو راہِ راست پر لانے کا وعدہ کیا۔

کچھ ہی دن بعد کوے کے زخم ٹھیک ہو گئے، لیکن اب وہ پہلے والا شرارتی کوّا نہیں رہا تھا۔ کبوتر اور کوا بہت اچھے دوست بن گئے۔ وہ دونوں مل کر دوسروں کی مدد کرتے، مشکل وقت میں ساتھ دیتے دوسرے پرندے بھی ہنسی خوشی رہنے لگے تھے۔ کبوتر کی اچھائی نے کوّے کو بھی بدل دیا تھا۔

شرارت کی سزا (دوم)

جنگل میں بہت سے درخت تھے لیکن ایک بہت بڑے، پرانے اور گھنے درخت پر چار پرندوں کبوتر، فاختہ، مینا اور کوّے نے اپنا اپنا گھونسلہ بنایا ہوا تھا۔ یہ سب ایک دوسرے کا بہت خیال رکھتے اور مل جُل کر رہتے تھے، لیکن کوّے کو ہر وقت کوئی نہ کوئی شرارت سوجھتی رہتی تھی۔ وہ دوسرے پرندوں کو پریشان کرنے میں لگا رہتا تھا اور کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔ کبوتر بہت معصوم، سیدھا سادہ تھا وہ کوّے کی شرارت پر اُسے کچھ بھی نہیں کہتا تھا، یہی وجہ تھی کہ کوّے کی زیادہ تر شرارتوں کا ہدف کبوتر ہی ہوا کرتا تھا۔ کوا، کبوتر سے حسد کرتا تھا، کیونکہ کبوتر ہمیشہ دوسروں کے کام آتا، اور ہر مشکل میں ساتھ دیتا تھا، اس لیے سارے پرندے اُسے پسند کرتے تھے۔ کبوتر کو اپنا گھر صاف ستھرا رکھنے کا بے حد شوق تھا۔ کوّا اس کا گھر گندا کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا۔ اس کی غیر موجودگی میں وہ اکثر اس کا کھانا بھی اُٹھالاتا۔ کبوتر نے مور میاں سے دو تین بار شکایت کی اور خود بھی کوّے کو سمجھانے کی کوشش کی، لیکن کوّے پر کوئی اثر نہ ہوا بلکہ وہ روز بروز بگڑتا چلا گیا۔ کوّے کی ان حرکتوں کی وجہ سے فاختہ، مینا اور آس پاس کے پرندے بھی پریشان تھے۔ وہ ضرورت پڑنے پر اس کے کام نہیں آتے تھے اور موقع ملتے ہی کوّے سے اس کی شرارتوں کا بدلہ بھی لے لیتے تھے لیکن کبوتر نے کبھی بھی کوّے سے بدلہ نہیں لیا تھا اور نہ ہی کبھی برا بھلا کہا بلکہ وہ، اسے سمجھاتا رہتا تھا۔

ایک رات خوب بارش ہوئی۔ کوے کا گھونسلہ درخت کی سب سے اونچی ٹہنی پر تھا۔ بارش کی وجہ سے گھونسلہ ٹوٹ گیا اور کوا بھی زخمی ہو گیا۔ درخت کے باقی پرندے بہت خوش ہوئے آج کوّے کو اپنی شرارتوں کی اچھی سزا ملی ہے۔ اب وہ کسی کو کبھی تنگ نہیں کرے گا اور درخت پر رہنے والے پرندے اس کی شرارتوں سے بچ جائیں گے۔ وہ اس کی مدد کو بھی نہیں گئے۔ جب بارش رُکی، تب کبوتر کو کوّے کی خبر ہوئی۔ کبوتر نے سوچا کہ کوّے کے ساتھ یہی ہونا چاہیے تھا۔ کسی نے بھی کوّے کی مدد نہ کی۔ بالآخر کوّے کو وہاں سے جانا پڑا۔

ہمارے کرنے کے کام:

۱۲۔ "اچھی عادتیں اپنائیں، اچھا معاشرہ بنائیں" کے موضوع پر ایک تقریر تیار کر کے کمرہ جماعت میں پیش کریں۔

انسان کی عادتیں اس کی کامیابی و ناکامی کی ضمانت ہوتی ہیں۔ بہت سی عادتیں ایسی بھی ہوتی ہیں، جو ناکامی کو پس پشت ڈالتے ہوئے کامیابی کو ممکن بناتی ہیں۔ جیسا کہ سچ بولنا، کسی کو دھوکا نہ دینا، امانت میں خیانت نہ کرنا، کسی کا دل نہ دکھانا وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام عادات ہمیں نہ صرف اعلیٰ کردار کا حامل بناتی ہیں بلکہ زندگی میں رسوائی سے بھی بچاتی ہیں۔ اس کے برعکس، والدین کی نافرمانی، کاہلی، جھوٹ بولنا جیسی بری عادات معاشرے میں شرم ساری کا باعث بنتی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے نبی ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اچھی عادات کو اپنائیں اور نہ صرف معاشرے کو بلکہ اپنی آخرت کو بھی سنواریں۔

۱۳۔ یہ سوال طلبہ از خود حل کریں۔

سبق : ۱۶

ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

اہم الفاظ :

۱۔ دیے گئے الفاظ کے معانی سمجھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دِیاسلائی	ماچس کی تیلی	دَسترخوان	رُومال یا چادر جس پر کھانا رکھتے ہیں
خَلقَت	لوگ	دُہائی دینا	کسی کو مَدد کے لیے پکارنا

میرے کرنے کے کام :

۲۔ نظم کے مطابق درست لفظ میں رنگ بھر کر مصرعے مکمل کریں۔

پھوپھی لائی	دیاسلائی	لکڑی	
بھائی چاول	دودھ	شکر	لائے
ساری خلقت	دوڑی	بھاگی	آئی
دیگچی، چمچے،	ابو	نوکر	لائے
کوّے آئے	ٹیں ٹیں	کیں کیں	کرتے

۳۔ نظم کے مطابق دیے ہوئے الفاظ جن مصرعوں میں آئے ہیں، وہ مصرعے لکھیں۔

چونچ	بلبل چونچ ہلاتی آئی	دودھ	بہنیں لائیں دودھ ملائی
آگ	امی جان نے آگ جلائی	دُہائی	میرے اللہ تیری دہائی

۴۔ دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) کھیر پکانے کے لیے ٹوٹ بٹوٹ کو کن چیزوں کی ضرورت تھی؟

جواب: ٹوٹ بٹوٹ کو کھیر پکانے کے لیے دیگچی، چمچے، چاول، شکر، دودھ اور ملائی کی ضرورت تھی۔

(ب) گاؤں میں لڑائی کس وجہ سے ہوئی؟

جواب: گاؤں میں لڑائی ٹوٹ بٹوٹ کے کھیر پکانے کی وجہ سے ہوئی۔

(ج) سب کو کھیر کیوں نہ مل سکی؟

جواب: کھیر پر لڑائی ہونے کی وجہ سے کھیر سب کو نہ مل سکی۔

(د)آپ کا اس نظم کا کون سا شعر سب سے زیادہ پسند آیا اور کیوں؟

جواب: میرا سب سے پسندیدہ شعر ہے:

دیگچی، چمچے، نوکر لائے　　بھائی چاول شکر لائے

بہنیں لائیں دودھ ملائی　　ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی

یہ شعر مجھے اس لیے پسند ہے کیوں کہ اس میں سب مل جل کر کام کر رہے ہیں۔

بات سے نکلے بات:

۵۔آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ کیا آپ نے کبھی گھر کے باورچی خانے میں کسی کی مدد کی ہے۔

طلبہ اپنے فہم کے مطابق اس سوال کا جواب دیں۔ مثلاً

جی ہاں! گھر کے باورچی خانے میں، میں نے ہمیشہ اپنی امی جان کی مدد کی ہے۔ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ ہمیشہ گھر کے کام میں سب کی مدد کرتے تھے۔

۶۔دی ہوئی پہیلیاں سنیں اور بوجھیں۔

شیروں کو وہ مار بھگائے　　اِنسان کو کرتب دکھائے
جیتے جی کم قیمت اس کی　　مرتے ہی قیمت بڑھ جائے

ہاتھی

آپ کے ساتھ وہ چلتا جائے
کوئی پکڑ کر اسے دکھائے

سایہ

بِن بُلائے ڈاکٹر آئے
چوری چُھپے اِنجکشن لگائے

مچھر

قواعد سیکھیں:

۷۔خالی جگہ میں درست حروف، استعجاب لکھ کر جملے مکمل کریں۔

آہا! کیا لذیذ کھیر ہے۔　　اللہ اللہ! مدینے کی کیا بات ہے۔

اوہو! یہ میں نے کیا کر دیا۔　　سبحان اللہ! کتنا پیارا نظارہ ہے۔

ارے واہ! کیا بات ہے آپ کی۔

۸۔جملوں کے سامنے دیے ہوئے الفاظ کے متضاد لکھ کر خالی جگہ مکمل کریں۔

▪ آپ نے امتحان میں کتنے سوال حل کیے؟	جواب
▪ پاکستان کی سرزمین زرخیز ہے۔	بنجر
▪ اپنا کام ادھورا مت چھوڑو۔	پورا
▪ سچ کو ہمیشہ فتح حاصل ہوتی ہے۔	شکست
▪ محنت کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا۔	کامیاب

لفظوں کا کھیل:

۹۔دیے ہوئے الفاظ کے حروف الگ الگ کریں اور ہر لفظ کے آخری حرف سے کسی جانور کا نام لکھیں۔

الفاظ	حروف					جانور کا نام
طوطا	ط	و	ط	ا		اُونٹ
کوشش	ک	و	ش	ش		شیر
فاختہ	ف	ا	خ	ت	ہ	ہاتھی
سبب	س	ب	ب			بکرا
ڈھنگ	ڈھ	ن	گ			گائے

پڑھنا سیکھیں:

۱۰۔دیے ہوئے بے معنی الفاظ روانی سے پڑھیں۔

طلبہ یہ سوال از خود کریں۔

کچھ نیا لکھیں:

۱۱۔کھیر پکانے میں ٹوٹ بٹوٹ کی مدد کس کس نے کی؟ پانچ جملوں میں لکھ کر بتائیں۔

جواب۔ کھیر پکانے میں مختلف لوگوں نے ٹوٹ بٹوٹ کی مدد کی۔ خالہ نے آگ کے لیے لکڑی جلائی۔ پھوپھی جان دیا سلائی لائیں۔ امی جان نے آگ جلائی۔ دیگچی اور چمچے نوکر لائے۔ بھائی چاول اور بہنیں دودھ ملائی لائیں۔

۱۲۔ نظم ''ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکائی'' میں بیان کیے ہوئے واقعے کو دل چسپ انداز میں لکھیں۔

جواب۔ ایک دفعہ ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر پکانے کی ٹھانی۔ گھر کے تمام نمائندوں نے کھیر پکانے می حصہ لیا۔ خالہ لکڑیاں، پھوپھو دیا سلائی، اور بہنیں دودھ ملائی لائیں۔ امی جان نے آگ جلائی۔ نوکروں نے آگ پر دیگچی چڑھائی۔ بھائیوں نے چاول اور شکر لا کر دیے اور ٹوٹ بٹوٹ نے کھیر تیار کی۔ کھیر کی خوشبو سے گاؤں کے تمام جانور اُس کی جانب دوڑے۔ مینڈک، بلی، کوّے طوطے، اور بلبل جیسے تمام جانور وہاں جمع ہو گئے۔ کھیر کم تھی اور کھانے والے زیادہ تھے۔ ہر کوئی کھیر کھانا چاہتا تھا۔ جس کی وجہ سے ان سب میں لڑائی ہو گئی اور کسی کے ہاتھ کچھ نہ آیا۔

ہمارے کرنے کے کام:

۱۳۔ نظم ٹوٹ بٹوٹ کو کہانی کی صورت میں کمرہ جماعت میں پیش کریں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ٹوٹ بٹوٹ نے تمام گھر والوں کے لیے کھیر پکانے کا ارادہ کیا۔ چونکہ ٹوٹ بٹوٹ پہلی بار کھیر بنانے لگے تھے، تاہم تمام گھر والوں اُن دونوں کی مدد کی۔ خالہ پاس ہی جنگل سے فوراً لکڑیاں لے آئیں۔ پھوپھو جان نے اُن لکڑیوں کو جلانے کے لیے دِیا سلائی کا انتظام کیا۔ اتنے میں نوکر دیگچی اور چمچ لے آئے۔ امی جان نے لکڑیوں کا آگ لگا کر دیگچی آگ پر چڑھادی۔ گھر کے باقی افراد بھی مدد کرنے میں پیچھے نہ تھے۔ بھائی چاول اور شکر لے آئے، اور بہنیں دودھ اور ملائی لے آئیں۔ ٹوٹ بٹوٹ نے گھر والوں کی مدد سے کھیر کو تیار کیا۔ کھیر کا پکنا تھا کہ پورے گاؤں میں میٹھی سی خوشبو پھیل گئی۔ ہر کوئی اس خوشبو کی طرف لپکنے لگا۔ انسان تو انسان، مینڈک، بلی، کوّے طوطے، اور بلبل جیسے تمام جانور وہاں جمع ہو گئے۔ سب کھیر میں اپنا حصہ لینے کے کے لیے جدوجہد میں لگ گئے۔ لاکھ کوششوں کے باوجود بھی کسی کو کھیر نہ مل سکی کیوں کہ کھیر کم اور کھانے والے زیادہ تھے۔ لڑائی جھگڑے میں کسی کے ہاتھ کھیر نہ آئی۔

۱۴۔ اس سوال کا جواب طلبہ از خود کریں۔

سبق: ۱۷

سیر وادیِ کاغان کی

اہم الفاظ:

۱۔ دیے گئے الفاظ کے معانی سمجھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تائید	طرف داری، حمایت	بے تابی	بے چینی، بے قراری
خُوش گوار	خُوب صُورت، سُہانا	سیّاح	سیر کرنے والا
حُسن	خُوب صُورتی	چراگاہ	جانوروں کے چرنے کی جگہ، جنگل
اطراف	آس پاس	بجاطور	ٹھیک، درست

میرے کرنے کے کام:

۲۔ سبق کے مطابق درست اور غلط جواب کی نشان دہی رنگ بھر کر کریں۔

▪ بالا کوٹ وادیِ کاغان کا دروازہ کہلاتا ہے۔	درست	غلط
▪ زیادہ تر سیاح کاغان آکر رکتے ہیں۔	درست	غلط
▪ جھیل سیف الملوک تک کا سفر عام بور پر گھوڑوں پر کیا جاتا ہے۔	درست	غلط

▪ پہاڑوں کے درمیان گھری جھیل سیف الملوک ایک پیالے کی طرح نظر آتی ہے۔	درست	غلط
▪ ٹیڑھے ترچھے راستوں سے ہوتے ہوئے تقریباً دس بجے جھیل سیف الملوک پہنچے۔	درست	غلط

۳۔ سبق کے مطابق لکھ کر بتایئے کہ یہ جملے کس نے کہے تھے؟

▪ ''اس سال ہمیں پہاڑوں کی سیر کے لیے لے جائیں۔''	سدرہ
▪ "آہا! اتنا خوش گوار موسم ہے۔ لگتا ہے ہم کسی اور دنیا میں آ گئے ہیں۔"	علینہ باجی
▪ ''کہاں جانے کا پروگرام ہے؟''	ابّا جان
▪ ''شمالی علاقے بجا طور پر اپنے قدرتی حسن کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور ہیں۔''	وسیم بھائی
▪ ''آپ چاروں بہن بھائی مشورہ کر کے کسی ایک سیاحی مقام کا انتخاب کریں، پھر مجھے بتائیں۔''	ابّا جان

۴۔ دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) باہمی مشورے سے سب نے کس جگہ جانے کا انتخاب کیا؟

جواب: باہمی مشورے سے سب نے وادیِ کاغان جانے کا انتخاب کیا۔

(ب) بالاکوٹ سے وادی کاغان جاتے ہوئے راستے میں کیا کیا مناظر نظر آئے؟

جواب: بالاکوٹ سے وادی کاغان جاتے ہوئے راستے میں گھنے جنگلات اور سرسبز چراگاہیں تھیں۔ سڑک پر جگہ جگہ خوب صورت آبشاریں نظر آ رہی تھیں۔

(ج) شمالی علاقے کس وجہ سے پوری دنیا میں مشہور ہیں؟

جواب: شمالی علاقے اپنے حُسن کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور ہیں۔

(د) وسیم بھائی نے زیادہ دیر تک جھیل پر نہ رکنے کی کیا وجہ بتائی؟

جواب: وسیم بھائی نے زیادہ دیر تک جھیل پر نہ رکنے کی یہ وجہ بتائی کہ کسی بھی وقت بارش ہو سکتی ہے۔

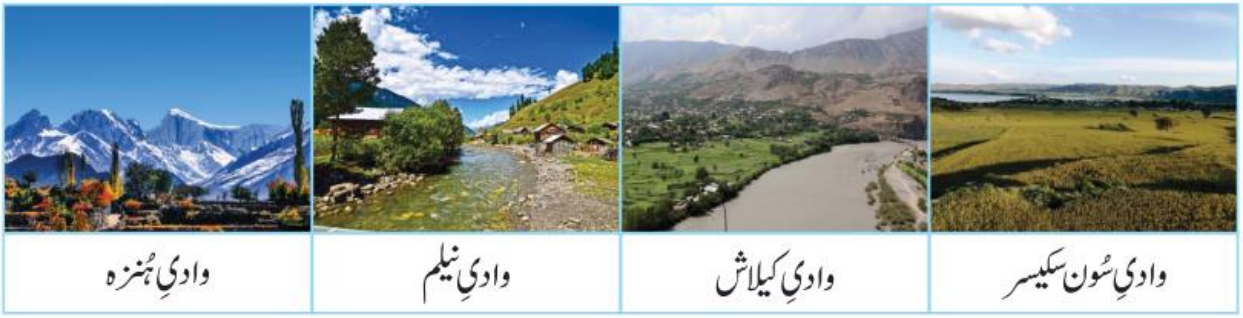
(ہ) اگر آپ کو سیر کے لیے کہیں جانے کا موقع ملے تو آپ کس جگہ جانا پسند کریں گے اور کیوں؟

جواب۔ اگر مجھے سیر کے لیے کہیں جانا پڑے تو میں شمالی علاقوں میں جانا پسند کروں گا۔ کیوں کہ مجھے بلند و بالا پہاڑ دیکھنا بہت پسند ہے۔ پہاڑ اتعالیٰ اللہ کی بڑائی کی نشانیاں ہیں۔

بات سے نکلے بات:

۵۔ پاکستان میں بہت خوب صورت مقامات ہیں، جہاں لوگ سیر کے لیے جاتے ہیں۔ دی ہوئی تصاویر غور سے دیکھیں اور بتائیں کہ آپ کس جگہ جانا پسند کریں گے اور کیوں؟

طلبہ اپنے فہم کے مطابق اپنی رائے دیں۔



وادیِ سُون سکیسر	وادیِ کیلاش	وادیِ نیلم	وادیِ ہُنزہ

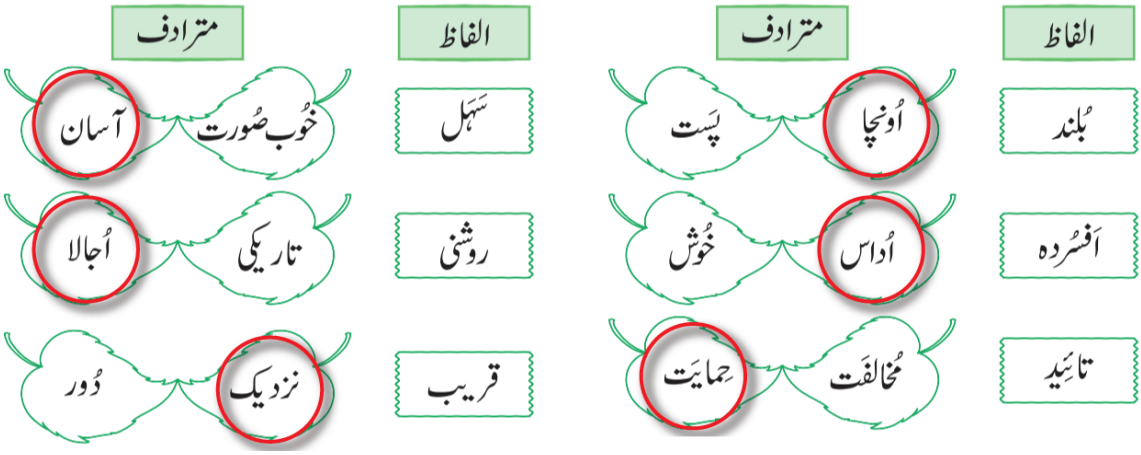
میں وادی کیلاش جانا پسند کروں گا کیوں کہ یہ وادی پہاڑوں سے گھری ہوئی ہے۔ یہ وادی بے حد حسین ہے۔ یہاں کے رسم و رواج بہت ہی منفرد ہیں۔ یہاں کے لوگ بہت مہمان نواز ہیں۔

۶۔ سیر و تفریح کے حوالے سے اپنے صوبے یا علاقے کی دو مشہور جگہوں کے نام بتائیں۔ یہ بھی بتائیں کہ آپ کو ان کی کون سی باتیں خاص لگتی ہیں اور کیوں؟

لاہور شہر پاکستان کا دل کہلاتا ہے۔ اس شہر کو کالجوں کا شہر بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں پر دو جگہیں ایسی ہیں جو سیاحوں کے دلچسپی کا مرکز ہیں۔ ایک ہے بادشاہی مسجد او ردوسرا ہے شاہی قلعہ۔ یہ دونوں قدیم عمارتیں ہیں اور تاریخی اہمیت رکھتی ہیں۔ مجھے اِس شہر کے لوگ بہت پسند ہیں کیوں کہ یہاں کے لوگوں کو زندہ دل کہا جاتا ہے۔ یہاں پر لوگ مل جُل کر رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ مجھے تفریحی مقامات بہت پسند ہیں۔ اس شہر میں بہت سی ایسی جگہیں ہیں جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔

قواعد سیکھیں :

۷۔ دیے ہوئے الفاظ کے درست مترادف کے گرد دائرہ لگائیں۔



۸۔ خط کشیدہ الفاظ کے مؤنث اور مؤنث کے مذکر لکھ کر خالی جگہ پُر کریں۔

- مرغا اور مرغی صحن میں دانہ چگ رہے تھے۔
- لوگ گھوڑا اور گھوڑی کی سواری کر رہے تھے۔
- طوطا اور طوطی چوری کھا رہے تھے۔
- کبوتر اور کبوتری درخت پر بیٹھے تھے۔
- بیل اور گائے گھاس چر رہے تھے۔

لفظوں کا کھیل :

۹۔دیے ہوئے اعداد کو درست لفظی گنتی سے ملا کر لکھیں۔

۴۱	اکتالیس	۴۲	بیالیس	۴۳	تینتالیس
۴۴	چوالیس	۴۵	پینتالیس	۴۶	چھیالیس
۴۷	سینتالیس	۴۸	اڑتالیس	۴۹	انچاس
۵۰	پچاس				

پڑھنا سیکھیں :

۱۰۔دی ہوئی عبارت درست تلفظ اور روانی سے پڑھیں۔

طلبہ عبارت درست تلفظ اور روانی سے پڑھیں اور اساتذہ ان کی اصلاح کریں۔

کچھ نیا لکھیں :

۱۱۔آپ نے اس سال گرمیوں کی چھٹیاں کیسے گزاریں؟اپنے کسی یادگار دن کا احوال ڈائری کی صورت میں کاپی میں لکھیں۔

اتوار ۳ جولائی ۲۰۲۱ء

اس سال گرمی کی چھٹیاں میرے لیے بہت دلچسپ تھیں۔ مجھے ہمیشہ سے تاریخی عمارتیں دیکھنے کا شوق رہا ہے۔اس سال میری یہ خواہش ابا جان نے پوری کر دی۔ وہ ہمیں شاہی قلعہ لے جانے پر راضی ہو گئے۔ ہم سب اتوار کی صبح دس بجے گھر سے روانہ ہوئے۔ ہم نے کھانے پینے کی اشیاء بھی اپنے ساتھ رکھ لی تھیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو وہاں بہت سے لوگ سیر و تفریح کے لیے آئے ہوئے تھے۔ ابا جان نے ٹکٹیں خریدیں اور ہم سب اندر چلے گئے۔ اندر داخل ہوئے تو ہمارے بائیں جانب بڑی بڑی سیڑھیاں تھیں۔ وہ ہاتھی سیڑھیوں کے نام سے جانی جاتی ہیں۔ میں انھیں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ میرے اصرار پر ہم نے اُسی جگہ سے اپنے سفر کا آغاز کیا۔ ابا جان مجھے قلعہ کے اندر بہت سی جگہوں پر لے کر گئے۔ مغل سلطنت کے اس شاہکار کو دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا۔ سب سے زیادہ پسند مجھے شیش محل آیا۔ قلعے کا یہ خطہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مغلیہ دور کے فنِ تعمیر کی جیتی جاگتی مثال ہے۔ ہم کئی گھنٹوں تک قلعے کے اندر گھومتے رہے۔ باوجود اس کے، مجھ پر تھکاوٹ کے کوئی آثار نہ تھے۔ پھر ہم سب نے مل کر کھانا کھایا۔ ابّا جان نے ہم سب کو مغل بادشاہوں کے واقعات بھی سنائے۔ کچھ دیر بعد ہم نے واپسی کا سفر شروع کیا۔ جوں جوں شام کا وقت قریب آ رہا تھا، یہ جگہ اور بھی خوب صورت ہوتی جا رہی تھی۔ میں اس دن کو کبھی بھی نہیں بھولوں گا۔

۱۲۔اپنے پسندیدہ سیاحتی مقام کی سیر کا احوال دس مربوط جملوں میں لکھیں۔

پاکستان کے شمالی علاقوں میں مجھے سب سے زیادہ پسند مری ہے۔ مری ایک خوب صورت تفریحی مقام ہے۔ ہر سال دسمبر میں یہاں برف باری دیکھنے جاتے ہیں۔ اس مہینے میں ہونے والی برف باری کی وجہ سے مری کی پہاڑیاں اور سڑکیں سفید چادر اوڑھ لیتی ہیں۔ یہاں کا موسم بہت ہی خوشگوار ہوتا ہے۔ مجھے یہاں کا مشہور بازار مال روڈ بہت پسند ہے۔ ہم یہاں رات دیر تک وقت گزارتے ہیں۔ مری میں موجود چیئر لفٹ مجھے بہت ہی پسند ہے۔ یہ جب حسین وادیوں کو اوپر

سے گزرتی ہے تو دل خدا کی قدرت دیکھ کر دل شادماں ہو جاتا ہے۔ مری سے آگے بلندی پر نتھیا گلی کا علاقہ ہے جو اور بھی حسین ہے۔ برف باری اس حسین مقا م کی خوب صورتی کو چار چاند لگا دیتی ہے۔

ہمارے ملک میں بہت سی قابل دید چیزیں ہیں۔ کہیں حیرت انگیز قدرتی مناظر ہیں تو کہیں تاریخی عمارات، کہیں سرسبز خوب صورت وادیاں ہیں تو کہیں آسمان سے باتیں کرتیں دنیا کی بلند ترین پہاڑی چوٹیاں۔ انسان جب اپنے روزمرہ زندگی کے معمولات سے اکتا جائے تو اس وقت ذہن کو تر و تازہ کرنے میں سیر اہم کردار ادا کرتی ہے۔ معلومات میں اضافے کے لیے تاریخی مقام کی سیر خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ تاریخی مقامات ہمیں ہمارے شاندار ماضی اور اسلاف کے کارناموں سے آگاہ کرتے ہیں۔

ہمارے اسکول کے اساتذہ کرام نے تمام بچوں کو کسی تاریخی مقام کی سیر کروانے کا پروگرام بنایا۔ اس کے لیے اتوار کا دن طے ہوا۔ اتوار کے روز ہم تمام طلبہ مقررہ وقت پر اسکول پہنچ گئے۔ وہاں سے پھر ہم سب بسوں میں سوار ہو کر اساتذہ کرام کے ہمراہ مقبرہ جہانگیر پہنچے۔ اساتذہ کرام نے ہمارے لیے ٹکٹ خریدے اور پھر ہم باغ میں داخل ہوئے۔ اندر داخل ہوتے ہی مقبرے کی شاندار عمارت، حسین و دلکش باغات کا روح پرور منظر ہمارے آنکھوں کے سامنے آیا۔ ہم روشوں سے گزرتے ہوئے اور اپنے اردگرد کے ماحول سے لطف اندوز ہوتے ہوئے جہانگیر کے مزار تک پہنچے۔ مقبرہ جہانگیر مغلیہ فن تعمیر کا شاہکار ہے۔ یہ مزار سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے، جس پر قیمتی پتھروں سے نقش و نگار بنائے گئے ہیں۔ مقبرے کے اوپر جانے کے لیے چاروں طرف سنگ مرمر کے زینے ہیں۔ چاروں کونوں میں برج اور ہر برج پر ایک مینار ہے۔ شاہی قلعہ اور بادشاہی مسجد یہاں سے دیکھے جا سکتے ہیں۔ یہ مقبرہ ملکہ نور جہاں نے خود تعمیر کروایا تھا اور اس کا اپنا مزار بھی اس کے قریب ہی واقع ہے۔

یونہی سیر کرتے شام ہو چکی تھی۔ مقبرہ جہانگیر کی دلکش تصویر آنکھوں میں سموئے اپنے اساتذہ کرام کے ہمراہ بسوں میں بیٹھ کر ہم واپس گھروں کے لیے روانہ ہوئے۔ یہ میری زندگی کا ایک یادگار دن تھا۔

ہمارے کرنے کے کام:

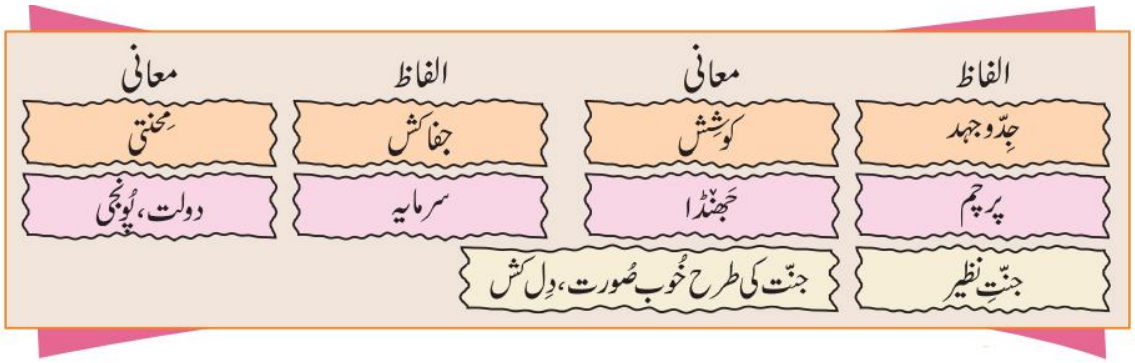
۱۳۔ اس سوال کا جواب طلبہ از خود کریں۔

سبق : ۱۸

ایک انوکھی سیر

اہم الفاظ :

۱۔ دیے گئے الفاظ کے معانی سمجھیں۔



میرے کرنے کے کام :

۲۔ سبق کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

- پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے :

ا لاہور ب پشاور ج کراچی

- ''پھلوں کی وادی'' کہتے ہیں :

ا کوئٹہ کو ب لاہور کو ج پشاور کو

- رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے :

ا صوبہ سندھ ب صوبہ بلوچستان ج صوبہ خیبر پختونخواہ

- آزاد کشمیر کا دارالحکومت ہے :

ا مظفر آباد ب راولاکوٹ ج دھیر کوٹ

- دنیا کا بلند ترین پولو گراؤنڈ واقع ہے :

ا آزاد کشمیر میں ب گِلگت بلتستان میں ج زیارت میں

۳۔ سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر جملے مکمل کریں۔

- خیبر پختونخواہ کا دارالحکومت پشاور ہے۔
- پاکستان کا دل لاہور کو کہتے ہیں۔

- آبادی کے لحاظ سے پاکستان کا دوسرا بڑا صوبہ سندھ ہے۔
- قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام زیارت میں گزارے۔
- لاہور کو کالجوں اور باغوں کا شہر کہا جاتا ہے۔

۴۔دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف)رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ کون سا ہے؟

جواب: رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ بلوچستان ہے۔

(ب)پاکستان کے چند مشہور شہروں کے نام بتائیں۔

جواب: پاکستان کے چند مشہور شہروں کے نام لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ گلگت بلتستان، اسلام آباد ہیں۔

(ج)پاکستان کے کتنے صوبے ہیں اور ہر صوبے کی کیا خاص بات ہے؟

جواب: پاکستان کے چار صوبے ہیں:

پنجاب: پنجاب آبادی کا لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔

سندھ: سندھ کا دارالحکومت کراچی ہے جو کہ پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔

خیبر پختونخواہ: یہ پاکستان کا سب سے چھوٹا صوبہ ہے۔اس کا دارالحکومت پشاور ہے جو ''پھولوں کا شہر'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔

بلوچستان: یہ رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔

(د) زیارت کس صوبے میں واقع ہے اور اس کی کیا تاریخی حیثیت ہے؟

جواب: زیارت صوبہ بلوچستان میں واقع ہے۔اس کی تاریخی حیثیت یہ ہے کہ قائدِ اعظم محمد علی جناح نے اپنے آخری ایام یہاں گزارے تھے۔

(ہ)بحیثیت طالب علم آپ اپنے وطن کی ترقی میں کس طرح حصہ لے سکتے ہیں؟

جواب۔ بحیثیت طالب علم اپنے وطن کی ترقی کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہم محنت سے علم حاصل کریں تاکہ اپنے وطن کا نام دنیا میں روشن کر سکیں۔ ملکی قوانین کی پابندی کریں۔اپنے ارد گرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہیں۔ ملکی وسائل کا بہتر اور ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

بات سے نکلے بات:

۵۔آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ آپ کے خیال میں ہمیں کون کون سے ایسے کام کرنے چاہییں جن کی بدولت ہمارا وطن ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔

جواب۔ اپنے پیارے وطن پاکستان کی ترقی کے لیے ہم بہت سے کام کر سکتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ محنت اور لگن سے علم حاصل کریں۔ ملکی قوانین کی پابندی کریں اور ایک اچھے شہری بنیں۔وقت کی پابندی کریں۔ ملکی وسائل کا بہتر استعمال کریں۔ ملکی وسائل کو خراب یا ضائع نہ کریں۔آپس میں مل جل کر اتفاق و اتحاد سے رہیں۔ مشکلات میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں۔ ہمیں ہمیشہ ایسے کام کرنے چاہییں جن کی بدولت پاکستان کا نام پوری دنیا میں روشن ہو سکے۔

۶۔اپنے کسی ایسے دوست یا رشتے دار کا چند جملوں میں تعارف کروائیں جو پاکستان کے کسی دوسرے صوبے یا علاقے میں رہتا ہو۔

طلبہ اپنے فہم کے مطابق لکھیں۔

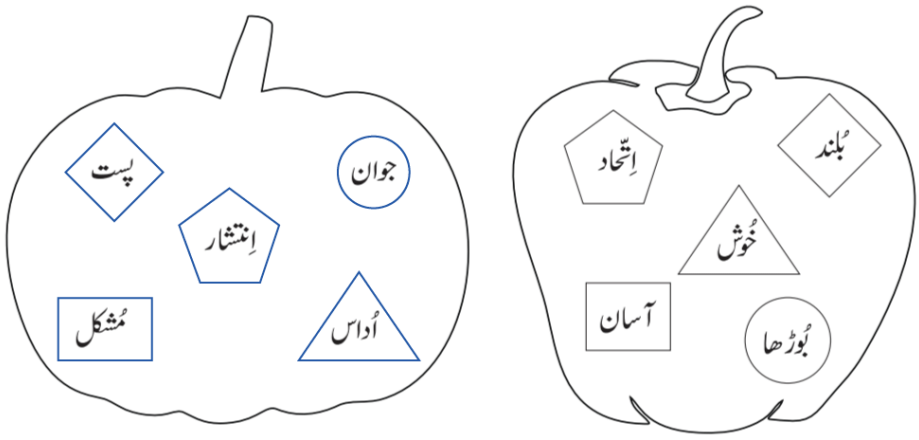
میرا ایک دوست پشاور میں رہتا ہے۔اس کا نام حماد خان ہے۔اُس کے والد پشاور یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔وہ سب لوگ بہت مہمان نواز ہیں۔میں جب بھی وہاں جاتا ہوں، بہت خوش ہوتا ہوں۔حماد اردو اور پشتو زبانیں جانتا ہے۔وہ ایک محنتی طالب علم ہے۔وہ اپنے والدین کا بہت احترام کرتا ہے۔

قواعد سیکھیں :

۷۔دیے ہوئے جملے پڑھیں اور ان میں سے اسم معرفہ اور اسم نکرہ چن کر متعلقہ خانوں میں لکھیں۔

جملے	اسم معرفہ	اسم نکرہ
پشاور ایک تاریخی شہر ہے۔	پشاور	شہر
عائشہ اسکول میں پڑھتی ہے۔	عائشہ	اسکول
شاہی قلعہ ایک خوب صورت عمارت ہے۔	شاہی قلعہ	عمارت
ہر طرف گلاب کے پھول کھلتے تھے۔	گلاب	پھول
لڑکے نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔	قرآن مجید	لڑکے

۸۔شملہ مرچ میں دیے ہوئے الفاظ کے متضاد کدو میں تلاش کر کے ان کے گرد الفاظ والی اشکال بنائیں۔



لفظوں کا کھیل :

۹۔ایک عدد کی عددی ترتیب کو لکیر کے ذریعے سے آپس میں ملائیں۔

۱۱	گیارہ	گیارھواں	گیارھویں	گیارھویں
۱۳	تیرہ	تیرھواں	تیرھویں	تیرھویں
۱۶	سولہ	سولھواں	سولھویں	سولھویں
۱۸	اٹھارہ	اٹھارھواں	اٹھارھویں	اٹھارھویں
۲۰	بیس	بیسواں	بیسویں	بیسویں

پڑھنا سیکھیں :

۱۰۔ دیے ہوئے اشعار درست تلفظ، لے، آہنگ اور روانی سے پڑھیں اور ان کا مفہوم بتائیں۔

ہر ایک شَے کی شان نِرالی　　شان نِرالی، آن نِرالی
گوشہ گوشہ ایک چمن ہے　　ذرّہ ذرّہ ایک ستارہ
پیارا دیس ہمارا

اِس کی عِزّت اپنی عِزّت　　اِس کی طاقت اپنی طاقت
اِس کی خُوشی میں اپنی خُوشی　　اِس کے نام سے نام ہمارا
پیارا دیس ہمارا

(صوفی غُلام مُصطفیٰ تبسّم)

مفہوم

یہ اشعار پاکستان کی خوب صورتی کو بیان کر رہے ہیں۔ ان اشعار میں شاعر پاکستان کے ہر خِطّے کی تعریف کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس وطن کا ہر حصہ انوکھا اور خوب صورت ہے۔ اس وطن کا ہر حصہ باغ کی طرح خوبصورت ہے اور اس کا ہر ذرہ ستارے کی طرح چمک دار ہے۔ ان اشعار میں شاعر ہم وطنوں سے یہ بھی گزارش کرتا ہے کہ وہ ملک کی ترقی کو شش کرتے رہیں کیوں کہ ہماری عزت، خوشی اور ترقی اسی ملک سے وابستہ ہیں۔

کچھ نیا لکھیں :

۱۱۔ آپ کو اپنے وطن کی کون سی بات خاص لگتی ہے اور کیوں؟ چند جملوں میں لکھ کر بتائیں۔

اس ملک کی خاص بات یہ ہے کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اور یہاں ہم اسلام کے اصولوں کے مطابق آزادی سے زندگی گزار سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، اس ملک کی خوب صورتی بے مثال ہے۔ پاکستان کا ہر علاقہ اس کی عظمت میں اضافہ کرتا ہے۔ یہاں کے لوگ مل جُل کر رہنے والے ہیں۔ ضرورت کے وقت دوسروں کے کام آتے ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے کرم کا سایہ ہر لمحہ موجود ہے۔

یا

مجھے پاکستان میں رہنے والے لوگوں کی ثقافت سب سے خاص لگتی ہے۔ ہر علاقے میں مختلف زبان بولی جاتی ہے۔ ان کے لباس مختلف ہیں۔ کھانے مختلف ہیں۔ رسم و رواج مختلف ہیں۔ پھر بھی سب لوگ مل کر رہتے ہیں۔

۱۲۔ ''میرا وطن میری جنت'' کے موضوع پر دس مربوط جملے لکھیں۔

میرا وطن پاکستان جنت کا ایک ٹکڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آزادی کی عظیم دولت سے نوازا ہے۔ اس ملک میں اسلام کا پرچم بلند و بالا ہے۔ اس ملک کو اللہ تعالیٰ نے حسین وادیوں، بلند پہاڑوں، گھنے جنگلوں اور وسیع میدانوں سے سجایا ہے۔ یہ قدرتی دولت سے مالا مال ہے۔ چاروں موسم یعنی موسم گرما، سرما، بہار اور خزاں ہر سال یہاں آتے ہیں۔ دنیا بھر میں پاکستان کے پھل بھیجے جاتے ہیں۔ یہاں لوگ مل جُل کر اتفاق سے رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کا خیال اور احساس کرتے ہیں۔ امن کی فضا یہاں ہر وقت قائم ہے۔ خدا ہمیشہ جنت کے اس خطے پر اپنی رحمت قائم رکھے۔ آمین!

ہمارے کرنے کے کام:

۱۳۔ طلبہ یہ کام از خود کریں۔

جائزہ۔۴

سننا / بولنا :

۱۔ بڑوں کا کہنا ماننا کیوں ضروری ہے؟ بڑوں کا کہنا نہ مان کر کون سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے؟ چند جملوں میں بتائیں۔

ہم سب مسلمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بڑوں کا ادب کرنا اور ان کا کہنا ماننا ہم سب لازم کیا ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ہمیں بڑوں کا ادب کرنے کی بارہا تلقین کی ہے۔ بے ادبی ایک بُری صفت ہے اور ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اس سے اپنے آپ کو بچائے۔ اگر کوئی اپنے بڑوں کا کہنا نہیں مانتا تو اللہ تعالیٰ اُس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ لوگ ایسے شخص کی عزت نہیں کرتے۔ دوست اور رشتے دار بھی ایسے انسان سے دور رہتے ہیں۔ بڑوں کا کہنا نہ ماننے کی وجہ سے انسان ہمیشہ مشکلات کا شکار رہتا ہے۔ اسے ہر قدم پر نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

۲۔ دی ہوئی تصویروں سے متعلق کہانی بنائیں اور سنائیں۔



کہانی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک گاؤں میں ایک گڈریا رہتا ہے۔ وہ روز اپنی بھیڑوں کو چرانے کے لیے جنگل میں لے جاتا تھا۔ ایک دن اُسے شرارت سوجھی۔ اُس نے زور زور سے چِلانا شروع کر دیا "بچاؤ! بچاؤ! بھیڑیا آگیا۔" شور سن کر گاؤں والے فوراً اُس کی مدد کو لپکے۔ مگر وہ جب وہاں پہنچے تو انھیں وہاں کوئی بھیڑیا نظر نہ آیا۔ گڈریا ہنستے ہوئے بولا کہ اس نے تو مذاق کیا تھا۔ تمام لوگ غصے میں واپس چلے گئے۔ اگلے دن پھر اس نے یہی شرارت کی اور گاؤں کے لوگ پھر اس کی مدد کے لیے آئے۔ اس بار گاؤں والوں نے عہد کیا وہ آئندہ گڈریے کی مدد کے لیے نہیں آئیں گے۔ اگلے دن وہاں سچ میں ایک بھیڑیا آگیا۔ گڈریا زور زور سے مدد کے لیے چیخنے لگا۔ مگر اس بار اس کی مدد کو کوئی نہ پہنچا۔ سب نے سوچا کہ گڈریا پھر سے مذاق کر رہا ہے۔ بھیڑیے نے تمام بھیڑوں کو کھا لیا اور اسے بھی زخمی کر دیا۔

اخلاقی سبق :

کبھی جھوٹ مت بولو۔

جھوٹ بولنے کی سزا ضرور ملتی ہے۔

جھوٹ بولنے والے کا کوئی اعتبار نہیں کرتا۔

پڑھنا:

۳۔دیا ہوا واقعہ درست تلفظ اور روانی سے پڑھیں اور آخر میں سوالوں کے زبانی جوابات دیں۔

سوالات

- **مِنکو ہمیشہ دوسروں کو کیوں پریشان کرتا تھا؟**

جواب۔ مِنکو سب کو ہمیشہ اس لیے تنگ کرتا تھا کیوں کہ اُسے دوسروں کو تنگ کرنے میں مزہ آتا تھا۔

- **شیر کے ساتھ مِنکو نے کیا شرارت کی اور اس کے بعد کیا ہوا؟**

جواب۔ مِنکو نے شیر کو پتھر دے مارا۔ شیر اس کے پیچھے دوڑا اور بڑی مشکل سے مِنکو نے اپنی جان بچائی۔

- **اس کہانی سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟**

جواب۔ اس کہانی سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہمیں کسی کو تنگ نہیں کرنا چاہیے۔

قواعد:

۴۔دیے ہوئے جملوں میں سے اسم معرفہ اور اسم نکرہ الگ الگ کر کے دی ہوئی جگہ میں لکھیں۔

جملے	اسم معرفہ	اسم نکرہ
احمد ایمان دار لڑکا ہے۔	احمد	لڑکا
پاکستان میں بلند و بالا پہاڑ موجود ہیں۔	پاکستان	پہاڑ
ہمارا مذہب اسلام ہے۔	اسلام	مذہب
پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔	پاکستان	ملک

۵۔خط کشیدہ الفاظ کے درست متضاد لکھ کر جملے مکمل کریں۔

غلام نے مالک کا حکم نہ مانا۔ استاد نے شاگرد کو سمجھایا۔

انسان اور حیوان سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ ناصر نے تمام سوالوں کے درست جوابات دیے۔

۶۔دیے ہوئے مذکر کے مونث لکھیں۔

مذکر	بھائی	خادم	بادشاہ	تایا	درزی
مونث	بہن	خادمہ	ملکہ	تائی	درزن

۷۔دیے ہوئے جملوں کو فعل ماضی، فعل حال اور فعل مستقبل میں تبدیل کر کے لکھیں۔

فعل ماضی	فعل حال	فعل مستقبل
بچہ شور مچاتا تھا۔	بچہ شور مچاتا ہے۔	بچہ شور مچائے گا۔
نوکر حلوا کھاتا تھا۔	نوکر حلوا کھاتا ہے۔	نوکر حلوا کھائے گا۔
مالی پودوں کو پانی دیتا تھا۔	مالی پودوں کو پانی دیتا ہے۔	مالی پودوں کو پانی دے گا۔
ہم نے باغ کی سیر کی۔	ہم باغ کی سیر کرتے ہیں۔	ہم باغ کی سیر کریں گے۔

لکھنا:

۸۔ایک طالب علم کو کون سی اچھی عادات اپنانی چاہییں؟ پانچ عادتوں کے بارے میں بتائیں۔

ایک طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ:

محنت اور لگن سے پڑھائی کرے۔

بڑوں کا ادب کرے۔

اساتذہ کا احترام کرے۔

وقت کی پابندی کرے۔

ہمیشہ سچ بولے۔

قوانین کی پابندی کرے۔

صفائی کا خیال رکھیں۔

کبھی کسی کا دل نہ دکھائے۔

۹۔ قائدِاعظم محمد علی جناح رحمۃاللہ علیہ ایک عظیم رہنما ہیں۔دس جملوں میں لکھ کر بتائیں۔

قائدِاعظم محمد علی جناح نے برصغیر کو مسلمانوں کو آزاد وطن دلایا۔اِس سے قبل مسلمان ہندوؤں کے ساتھ ایک ہی سرزمین پر رہتے تھے جہاں پر انگریزوں کی حکومت تھی۔ محمد علی جناح یہ سمجھ چکے تھے کہ مسلمان اور ہندو اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ کیوں کہ اُن کا اور مسلمانوں کا طرزِ زندگی بہت مختلف ہے۔آپ نے تمام مسلمانوں کو اس بات پر اکٹھا کیا کہ مسلمانوں کو الگ ملک کی ضرورت ہے۔ جہاں پر وہ اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزار سکیں۔آپ نے مسلمانوں کو پٹھان، پنجابی، سندھی اور بلوچی کے فرق سے نکال کر پاکستانی بنایا۔آپ نے ہر مسلمان کو امن، اتحاد اور تنظیم کا پیغام دیا۔اس مقصد میں آپ نے اپنی صحت کی بھی پرواہ نہ کی۔دن رات بس اسی کوشش میں رہے کہ مسلمان آزادی کا سانس لے سکیں اور بالآخر ۱۴اگست ۱۹۴۷ء کو ایک آزاد وطن حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

سبق : ۱۹

قائدِاعظم رحمۃاللہ علیہ

اہم الفاظ :

۱۔دیے گئے الفاظ کے معانی سمجھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آبرو	عِزّت	بھٹکنا	راستہ بُھولنا
دِل شاد	خُوش	گُلستاں	باغ

میرے کرنے کے کام :

۲۔کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملا کر شعر مکمل کریں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
تیرے خَیال سے ہے دِل شاد ماں ہمارا	خُوشیاں ملی ہیں ہم کو دِل شاد ہم ہوئے ہیں
ہم سو رہے تھے تُو نے آ کر ہمیں جگایا	جس شخص کو بھی دیکھا لیتا ہے نام تیرا
اِس دیس میں ابھی تک، چرچا ہے عام تیرا	تازہ ہے جاں ہماری، دِل ہے جواں ہمارا
تیری ہی ہِمّتوں سے آزاد ہم ہوئے ہیں	پِھرتے تھے ہم بھٹکتے رَستہ ہمیں بتایا

۳۔بے ترتیب الفاظ کو ترتیب دے کر مصرعے درست کر کے لکھیں۔

درست مصرعے

- تجھ ہی سے لہلہایا، یہ گلستاں ہمارا
- تیری ہی آبرو سے، عزت ملی ہے ہم کو
- چمکا ہے تیرے دم سے، قومی نشاں ہمارا
- آباد ہے تجھی سے، یہ گلستاں ہمارا

۴۔دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف)ہ ماراد ل کس کے خیال سے شاد ماں ہے؟

جواب: قائدِاعظم محمد علی جناح رحمۃاللہ علیہ کے خیال سے ہمارا دل شاد ماں ہے۔

(ب) ہمارا قومی نشان کس طرح سے چمکا؟

جواب: قائدِاعظم محمد علی جناح رحمۃاللہ علیہ کی محنت اور لگن سے ہمارا قومی نشان چمکا۔

(ج) قائدِاعظم محمد علی جناح رحمۃاللہ علیہ کا ہم پر کیا احسان ہے؟

جواب: برصغیر کے مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن حاصل کرنا، قائدِاعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ کا ہم پر احسان ہے۔

(د) اس نظم کا کون سا شعر آپ کو سب سے زیادہ پسند آیا؟ وجہ بھی بتائیں۔

جواب: میرا پسندیدہ شعر ہے:

ہم سو رہے تھے تو نے، آکر ہمیں جگایا　　پھرتے تھے ہم بھٹکے، رستہ ہمیں بتایا

چمکا ہے تیرے دم سے، قومی نشاں ہمارا

یہ شعر مجھے اس لیے پسند ہے کیوں کہ اس میں قائدِاعظم محمد علی جناح رحمتہ اللہ علیہ کی برصغیر کے مسلمانوں کے لیے کی گئی عظیم کوشش کا ذکر کیا گیا ہے۔ آپ نے ہندوستان کے مسلمانوں میں آزادی کا جذبہ اُجاگر کیا اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو راستہ دکھایا۔ ان کے لیے آزاد وطن حاصل کیا۔

بات سے نکلے بات:

۵۔ دی ہوئی تصویر غور سے دیکھیں اور بتائیں کہ یہ تقریب کس شخصیت سے متعلق ہے؟ اگر آپ کو اس تقریب میں شریک ہونے کا موقع ملے تو آپ اس تقریب کو کیسے منانا چاہیں گے؟



دی ہوئی تصویر یومِ اقبال کی تقریبات کی عکاسی کرتی ہے۔ علامہ اقبال ہمارے قومی شاعر ہیں۔ آپ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے سب سے پہلے مسلمانوں کے لیے الگ وطن کا تصور پیش کیا۔ پاکستان میں ہر سال آپ کا یومِ ولادت منایا جاتا ہے۔ اسکولوں میں پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں جن میں آپ کی شاعری اور مصورِ پاکستان کے حوالے سے آپ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اگر مجھے اس تقریب میں شریک ہونے کا موقع ملے تو میں اس تقریب میں اقبال کی چند نظمیں پڑھنا چاہوں گا جو اقبال نے برصغیر کے مسلمانوں کو جگانے کے لیے لکھیں۔ ان نظموں کے ذریعے سے میں اقبال کے جوش اور ان کے اتفاق کے درس کو دوبارہ زندہ کرنا چاہوں گا۔

۶۔ دیا ہوا پیراگراف غور سے سنیں اور آخر میں سوالوں کے زبانی جواب دیں۔

سوالات

- **محمد علی کے دوست اُسے اپنا لیڈر کیوں مانتے تھے؟**

جواب۔ کھیلوں میں مہارت رکھنے کی وجہ سے لوگ محمد علی کو اپنا لیڈر مانتے تھے۔

- **محمد علی کے والد نے زندگی میں کامیابی کے کون سے دو راستے بتائے؟**

جواب۔ محمد علی کے والد نے زندگی میں کامیاب ہونے کو دو راستے بتائے۔ ایک یہ کہ بزرگوں کی دانش اور تجربے پر بھروسا کر کے ان کے مشورے کے مطابق عمل کریں۔ دوسرا یہ کہ خود اپنے راستے پر چلیں اور غلطیوں سے سبق سیکھ کر آگے بڑھیں۔

- **محمد علی نے ساری زندگی کس اصول پر عمل کیا اور تاریخ میں کس نام سے مشہور ہوئے؟**

جواب۔ محمد علی نے ساری زندگی اپنے والد کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کیا اور قائدِاعظم کے نام سے مشہور ہوئے۔

- **اس واقعے سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟**

جواب۔ اس واقعے سے ہم نے سبق سیکھا کہ ہمیں اپنے بڑوں کی نصیحت پر عمل کرنا چاہیے۔ ہمیشہ محنت اور لگن سے پڑھنا چاہیے۔

قواعد سیکھیں :

۷۔ دیے ہوئے جملوں میں سے فعل ماضی، فعل حال اور فعل مستقبل کے جملے الگ الگ کر کے متعلقہ خانوں میں لکھیں۔

فعل ماضی	احمد نے نماز ادا کی۔	حامد نے ضرورے مند شخص کی مدد کی۔
فعل حال	سورج مشرق سے نکلتا ہے۔	سارہ روز اسکول جاتی ہے۔
فعل مستقبل	بچیاں جھولا جھولیں گی۔	ابّو جان بازار سے پھل لائیں گے۔

۸۔ دیے ہوئے جملے پڑھیں۔ استفہامیہ جملوں کے سامنے (□)، اقراری جملوں کے سامنے (o) اور انکاری جملوں کے سامنے (Δ) کی شکل بنائیں۔

کیا حامد لاہور گیا تھا؟	□	یہ کتاب میری نہیں ہے۔	Δ
جی ہاں! ارم نے کھانا کھا لیا تھا۔	o	کیا پشاور کو پھولوں کا شہر کہتے ہیں؟	□
سارہ نے سبق یاد نہیں کیا۔	Δ	جی ہاں! عاصم نے نماز پڑھ لی تھی۔	o

لفظوں کا کھیل :

۹۔ مثال کے مطابق دیے ہوئے طریقے سے الفاظ بنائیں۔

اکیس	اکیسواں	اکیسویں	اکیسویں
بائیس	بائیسواں	بائیسویں	بائیسویں
چوبیس	چوبیسواں	چوبیسویں	چوبیسویں
چھبیس	چھبیسواں	چھبیسویں	چھبیسویں
ستائیس	ستائیسواں	ستائیسویں	ستائیسویں
اُنتیس	اُنتیسواں	اُنتیسویں	اُنتیسویں
تیس	تیسواں	تیسویں	تیسویں

پڑھنا سیکھیں :

۱۰۔دیے ہوئے الفاظ درست تلفظ روانی سے پڑھیں۔

طلبہ الفاظ درست تلفظ روانی سے پڑھیں اور اساتذہ ان کی اصلاح کریں۔

کچھ نیا لکھیں :

۱۱۔اگر آپ کو پاکستان بنانے کی جدوجہد میں قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھ حصہ لینے کا موقع ملتا تو آپ کیا خدمات سرانجام دیتے؟ چند جملوں میں لکھ کر بتائیں۔

طلبہ اپنے فہم کے مطابق اپنی رائے دیں

اگر میں قائداعظم محمد علی جناح رحمۃاللہ علیہ کے ساتھ ہوتا تو تمام مسلمانوں کو اتحاد کی اہمیت سمجھاتا۔آپؒ کے ساتھ مل کر لوگوں میں آزادی کے جذبے کو فروغ دیتا۔ قائداعظم محمد علی جناح رحمۃاللہ علیہ کے ساتھ مل کر انگریزوں کو یقین دلاتا کہ مسلمانوں کے لیے الگ وطن بہت ضروری ہے۔

یا

اگر مجھے پاکستان بنانے کی جدوجہد میں قائداعظمؒ کا ساتھ دینے کا موقع ملتا تو میں وہ سارے کام کرتا جو قائداعظمؒ مجھے کرنے کو کہتے۔ میں ان کا پیغام لوگوں تک پہنچاتا۔ لوگوں کو بتاتا کہ وہ بھی قائداعظمؒ کا ساتھ دیں۔ میں لوگوں کو یہ بھی سمجھاتا کہ قائداعظمؒ ہمارے سچے لیڈر ہیں۔ ہمیں ان کی ہر بات ماننی چاہیے۔ ہمیں آپس میں مل جل کر رہنا چاہیے۔

۱۲۔دیے ہوئے اشاروں کی مدد دے بوجھیں کہ یہ کس شخصیت کے بارے میں ہیں۔ بعدازاں اس شخصیت کے بارے میں دس جملوں پر مشتمل مربوط جملے لکھیں۔

یہ اشارے پاکستان کے بانی اور ہمارے عظیم رہنما قائداعظم محمد علی جناحؒ کے بارے میں ہیں۔ قائداعظمؒ ۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔آپ ایک آپ نے ابتدائی تعلیم کراچی سے حاصل کی۔اعلیٰ تعلیم کے لیے آپ انگلستان چلے گئے۔آپ عظیم رہنما تھے۔آپ ایک مشہور وکیل تھے۔ مسلمان اس وقت غلامی کی زندگی گزار رہے تھے۔آپ نے مسلمانوں کے لیے الگ وطن حاصل کرنے میں سب سے اہم کردار ادا کیا۔ قائداعظمؒ نے مسلم لیگ میں شامل ہو کر مسلمانوں کو آزادی دلانے کی کوششیں شروع کر دیں۔علامہ محمد اقبالؒ بھی آپ کے شانہ بشانہ تھے۔آپ کی رہنمائی میں بالآخر ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو مسلمانوں نے اپنا الگ وطن پاکستان حاصل کر لیا۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ اسی وجہ سے بانی پاکستان بھی کہلاتے ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد ۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو آپ کا انتقال ہو گیا۔

ہمارے کرنے کے کام :

۱۳۔طلبہ یہ کام از خود کریں۔

سبق : ۲۰

ٹنکو نے کی توبہ

اہم الفاظ :

۱۔ دیے گئے الفاظ کے معانی سمجھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رحم دِل	مہربان، ہمدردی کرنے والا	مغرور	غرور والا، خُود پسند
پُھرتیلا	جلدی کام کرنے والا	نفی	انکار
رسیلے	رس بھرے	رکھوالی	حِفاظت
گِڑگِڑانا	معافی چاہنا	بادِلِ نخواستہ	دل نہ چاہنے کے باوجود

میرے کرنے کے کام :

۲۔ سبق کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

سارا دن خوراک کی تلاش میں پھرتا رہا:

ا ٹنکو ب مِنکو ج چیکو

چیکو پہلی بار اتنی دور آیا تھا کسی:

ا باغ میں ب کھیت میں ج میدان میں

آئندہ غلطی نہ کرنے کے وعدے پر باغ کے رکھوالوں نے ٹنکو کر دیا:

ا زخمی ب قید ج آزاد

کچھ بھی کام نہ آئی ٹنکو کی ہوشیاری اور :

ا سمجھ داری ب چالاکی ج تیز رفتاری

باغ کے رکھوالوں نے ٹنکو پر پھینکا:

ا جال ب پانی ج پتھر

۳۔ سبق کے مطابق درست لفظ لکھ کر خالی جگہ پُر کریں۔

- کھیتوں میں بہت اچھی سبزیاں ہیں۔

- کسی چیز کے بغیر اجازت کے اٹھانا یا کھانا اچھی بات نہیں۔
- باغات میں خوب رسیلے اور مزے دار پھل ہیں۔
- گاؤں والے اپنے باغات اور کھیتوں کی رکھوالی کرتے ہیں۔

۴۔دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) چیکو اور ٹنکو سارا دن کیا کرتے رہتے تھے؟

جواب: چیکو اور ٹنکو سارا دن خوب اچھلتے کودتے، چھلانگیں لگاتے اور شرارتیں کرتے۔

(ب) ٹنکو اپنی کس خوبی پر اتراتا تھا؟

جواب: ٹنکو اپنی ہوشیاری اور تیز رفتاری پر اتراتا تھا۔

(ج) چیکو جھاڑی سے کیا توڑ کر کھا رہا تھا؟

جواب: چیکو جھاڑی سے کے پتے اور بیر توڑ کر کھا رہا تھا۔

(د) اس کہانی سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟

جواب: اس کہانی سے ہمیں دو سبق ملتے ہیں۔ایک یہ کہ اپنی کسی قابلیت پر اترانا نہیں چاہیے۔بلکہ اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔اور دوسرا یہ کہ ہمیشہ بڑوں کا کہنا ماننا چاہیے ورنہ نقصان اُٹھانا پڑ سکتا ہے۔

(ہ) اگر آپ چیکو کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے اور کیوں؟

جواب۔ اگر میں چیکو کہ جگہ ہوتا تو ٹنکو کے ساتھ نہ جاتا۔کیوں کہ بغیر اجازت کے چیز لینا بہت بری بات ہے اور اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

بات سے نکلے بات:

۵۔آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ اپنے بزرگوں کا کہنا نہ مان کر چیکو اور ٹنکو کو کیا پریشانی اُٹھانی پڑی۔وہ دونوں اس پریشانی سے کیسے بچ سکتے تھے؟

جواب۔اپنے بڑوں کی بات نہ مان کر چیکو اور ٹنکو بہت بڑی مصیبت میں پھنس گئے۔باغ کے رکھوالے تو اُن کی جان لینے کی تیاری میں تھے مگر چیکو کی منت سماجت نے ان دونوں کی جان بچالی۔وہ دونوں اس آفت سے بچ سکتے تھے اگر اپنے بزرگوں کی بات کو مان لیتے اور بغیر اجازت کسی کی چیز کو ہاتھ نہ لگاتے۔

قواعد سیکھیں:

۶۔درج ذیل جملے غور سے پڑھیں۔ان میں موجود اسم معرفہ اور اسم نکرہ الگ الگ کر کے دی ہوئی جگہ میں لکھیں۔

جملے	اسم معرفہ	اسم نکرہ
ایک جنگل میں دو خرگوش رہتے تھے۔	خرگوش	جنگل
جھاڑی پر بیر لگے ہوئے تھے۔	بیر	جھاڑی
کمپیوٹر ایک جدید ایجاد ہے۔	کمپیوٹر	ایجاد
مری ایک خوب صورت مقام ہے۔	مری	مقام
ہاکی ہمارا قومی کھیل ہے۔	ہاکی	کھیل

۷۔جملوں میں دیے ہوئے خط کشیدہ الفاظ کے متضاد خالی جگہ میں لکھ کر جملے مکمل کریں۔

- باغ کے رکھوالوں نے قید ٹنکو کو آزاد کر دیا۔
- بادشاہ بہت رحم دل جب کہ وزیر ایک سنگ دل شخص تھا۔
- پھلوں کا باغ میرے گھر سے دور اور ثنا کے گھر سے نزدیک واقع ہے۔
- صبح کی سیر کرنے بوڑھے اور جوان سبھی آئے ہوئے تھے۔
- کسی کی چیز بنا اجازت اٹھانا اچھی بات نہیں بلکہ بری بات ہے۔

لفظوں کا کھیل :

۸۔دیے ہوئے الفاظ کے حروف الگ الگ کریں اور آخری حرف سے ایک اچھی عادت/خوبی لکھیں۔

الفاظ	حروف					اچھی عادت/خوبی
طبیب	ط	ب	ی	ب		بڑوں کا کہنا ماننا، بہادری
منعکس	م	ن	ع	ک	س	سچائی
کھینچ	کھ	ی	ن	چ		چستی
مُجَمَّع	م	ج	م	ع		عقل مندی
مُعلم	م	ع	ل	م		محنتی

پڑھنا سیکھیں :

۹۔دی ہوئی مختصر کہانی درست تلفظ اور روانی سے پڑھیں اور آخر میں سوالوں کے زبانی جواب دیں۔

سوالات

- **بادشاہ کیوں اپنے کسی بیٹے کو بادشاہت دینا چاہتا تھا؟**

جواب۔ بادشاہ اپنے کسی بیٹے کو بادشاہت دینا چاہتا تھا کیونکہ وہ اب بوڑھا ہو چکا تھا۔

- **بادشاہ نے اپنے بیٹوں سے کیا کام کہا؟**

جواب۔ بادشاہ نے تینوں بیٹوں سے ایسی چیز لانے کو کہا جو اس کے کمرے کو بھر دے۔

- **بڑے دونوں شہزادے کیا چیزیں لائے اور ان چیزوں سے کیا ہوا؟**

جواب۔ سب سے بڑے شہزادے نے بادشاہ کو کپڑے کا تھان اور دوسرے والے نے کاغذوں کے بڑے بڑے بنڈل دیے۔

- **چھوٹا شہزادہ کیا تحفہ لایا؟**

جواب۔ چھوٹے بیٹے نے بادشاہ کو خوشبو کا تحفہ دیا۔

- **آپ کے خیال میں ایک اور ایسی کیا چیز ہو سکتی تھی جو بادشاہ کے کمرے کو بھر سکتی تھی؟**

جواب۔ میرے خیال دوسری چیز ہوا ہو سکتی تھی جو بادشاہ کے کمرے کو بھر سکتی ہے۔

کچھ نیا لکھیں :

۱۰۔دس جملوں میں لکھ کر بتائیں کہ بڑوں کا کہنا ماننا کیوں ضروری ہے۔

۱۔ بڑوں کا کہنا ماننا ہر انسان کی کامیابی کے لیے بہت ضروری ہے۔

۲۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بارہا بڑوں کے ادب اور فرمانبرداری کی تلقین کی ہے۔

۳۔ قرآن مجید بھی ہمیں والدین کی اطاعت کی نصیحت کرتا ہے۔

۴۔ بڑوں کا کہنا ماننا ہمیں بہت سے نقصانات سے بچالیتا ہے۔

۵۔ بڑے ہم سے زیادہ سمجھ دار اور تجربہ کار ہیں۔

۶۔ اُن کی صلاح ہمیشہ دانائی سے بھرپور ہوتی ہے۔

۷۔ انسان کامیابی کی سیڑھی بزرگوں کی رہنمائی کے بغیر نہیں چڑھ سکتا۔

۸۔ بڑوں کا کہنا ماننا انسان کو تکبر جیسی غلط صفات سے محفوظ رکھتا ہے۔

۹۔ اُن کے مشورے پر عمل کر کے انسان باآسانی اپنی مشکلات حل کر سکتا ہے۔

۱۰۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ بزرگوں کی ہوئی نصیحت پر فوراً عمل کریں۔

۱۱۔چیکو اور ٹنکو میں سے کون سا کردار آپ کو پسند آیا اور کیوں ؟اپنے الفاظ میں لکھیں۔

چیکو اور ٹنکو میں سے مجھے چیکو کا کردار زیادہ پسند آیا۔ کیوں کہ چیکو بزرگوں کی نصیحت کو اپنی مرضی پر ترجیح دیتا ہے۔اس کے لیے بیر اور پتے نہ کھانا نافرمانی سے زیادہ بہتر تھا۔اُس نے اپنے دوست کو برے کام سے روکنے کی پوری کوشش کی۔اس لیے نہیں کہ وہ بزدل تھا، بلکہ وہ ایک سمجھ دار اور اچھی عادتوں کا مالک خرگوش تھا۔

ہمارے کرنے کے کام :

۱۲۔طلبہ یہ کام از خود کریں۔

سبق : ۲۱

بھائی کی مانند کون؟

اہم الفاظ :

۱۔ دیے گئے الفاظ کے معانی سمجھیں۔

الفاظ	معانی
بے حد	بہت زیادہ
دارُالحکُومت	حکُومت کا صدر مقام
مُنسلک	وابستہ، جُڑا ہوا

الفاظ	معانی
اَخُوَّت	بھائی چارا
قَدِیم	پُرانا
معدنیات	وہ چیزیں جو زمین کھود کر نکالی جاتی ہیں

میرے کرنے کے کام :

۲۔ سبق کے مطابق درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں۔

پاکستان کے ہمسایہ ممالک ہیں:

ا دو ب تین ج چار

پاکستان کے مشرق میں واقع ہے:

ا افغانستان ب چین ج بھارت

افغانستان کے دارالحکومت کا نام ہے:

ا کابل ب دہلی ج فارس

آبادی کے لحاظ سے دنیا کے سب سے بڑے ملک کا نام ہے:

ا بھارت ب ایران ج چین

ایران کی قومی زبان ہے:

ا پشتو ب فارسی ج عربی

۳۔ سبق کے مطابق درست الفاظ لکھ کر خالی جگہ پُر کریں۔

- پاکستان کے شمال مغرب میں افغانستان واقع ہے۔
- چین کے صوبہ سنکیانگ میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔

- بھارت میں کئی نسلوں اور قوموں کے لوگ آباد ہے۔
- شاہراہ ریشم کے ذریعے سے چین اور پاکستان کے درمیان تجارت کو فروغ ملا ہے۔
- آبادی کے لحاظ سے دنیا کا دوسرا بڑا ملک بھارت ہے۔

۴۔دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف)بھارت میں کن کن مذاہب کے لوگ رہتے ہیں؟

جواب: بھارت میں زیادہ تر ہندو رہتے ہیں لیکن مسلمان اور سکھ بھی بڑی تعداد میں رہتے ہیں۔

(ب)"اصفہان" کس ملک کا مشہور شہر ہے اور اس کی وجہ شہرت کیا ہے؟

جواب: اصفہان ایران کا مشہور شہر ہے۔اِس کی خوب صورتی اس کی شہرت کی وجہ ہے۔

(ج)پاکستان اور چین کے درمیان اچھے تعلقات کی دو مثالیں دیں۔

جواب: چین نے ہر مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔اس کے علاوہ سی پیک کا منصوبہ پاکستان اور چین کے درمیان اچھی دوستی کی علامت ہے۔

(د)افغانستان کی بیرونی تجارت کن راستوں کے ذریعے سے ہوتی ہے؟

جواب: افغانستان کی بیرونی تجارت پاکستان کے علاقوں چَمن اور طُورخم کے راستوں سے ہوتی ہے۔

(ہ)پاکستان کو اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ کیسے تعلقات رکھنے چاہییں اور کیوں؟

جواب۔ پاکستان کو اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے چاہییں تاکہ پاکستان بھی ترقی کی راہوں پر گامزن رہے اور ضرورت کے وقت تمام ممالک اکٹھے ہو جائیں اور مل کر کسی مشکل کا مقابلہ کریں۔

بات سے نکلے بات:

۵۔آپس میں بات چیت کریں اور بتائیں کہ پاکسان کے ہمسایہ ممالک میں کس ملک کا کردار سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے اور کیوں؟

جواب۔ پاکستان کے ہمسایہ ممالک میں چین کا کردار سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔چین اور پاکستان کی دوستی پچھلے چند سالوں میں مزید گہری ہو چکی ہے۔ سی پیک جیسا معاہدہ ان کی گہری دوستی کی نشانی ہے۔چین نے ہر مشکل قوت میں پاکستان کی مدد کی ہے۔چین نے پاکستان کو کئی لڑاکا ہوائی جہاز بھی فروخت کیے ہیں۔ان دونوں ممالک کے درمیان تجارت بھی خاصی بڑھ چکی ہے۔

۶۔دی ہوئی کہانی توجہ سے سنیں اور آخر میں سوالوں کے زبانی جواب دیں۔

سوالات

- **احمد اور علی کون تھے؟**

جواب۔ احمد اور علی پڑوسی ہیں۔

- **احمد نے علی کی مدد کیسے کی؟**

جواب: علی کی طبیعت خراب ہوئی تو احمد نے علی کی ذمہ داریوں میں اُس کا ہاتھ بٹایا۔اس کو سودا سلف لا کر دیا۔اس کے علاوہ اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ علی کے بچوں کو بھی اسکول لانے اور لے جانے کی ذمہ داری لے لی۔

- **علی دفتر کیوں نہیں جا رہا تھا؟**

جواب۔ علی بیماری کی وجہ سے دفتر نہیں جارہا تھا۔

- **اگر آپ علی کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟**

جواب۔ اگر میں علی کی جگہ ہوتا تو میں احمد کا شکریہ ادا کرتا۔ ضرورت پڑنے پر اس کی مدد کرتا اور ہر مشکل میں اُس کی مدد کرتا۔

قواعد سیکھیں :

۷۔ قوسین میں دیے ہوئے واحد الفاظ کے درست جمع لکھ کر جملے مکمل کریں۔

- پاکستان کی (سرحد) سرحدیں افغانستان، ایران، بھارت اور چین سے ملتی ہیں۔
- پاکستان اور ایران کے آپس میں گہرے برادرانہ (تعلق) تعلقات ہیں۔
- بھارت میں کئی (نسل) نسلوں اور قوموں کے لوگ آباد ہیں۔
- سی پیک منصوبے کی بدولت پاکستان کے لیے ترقی کے نئے (راستہ) راستے کھلیں گے۔
- دادی جان نے بچوں کو (کہانی) کہانیاں سنائیں۔

۸۔ دیے ہوئے الفاظ کے درست مترادف تلاش کر کے ان میں رنگ بھریں۔



لفظوں کا کھیل :

۹۔ دیے ہوئے الفاظ میں سے ایسے الفاظ چن کر لکھیں، جن کے حروف کو اگر الٹا دیا جائے تب بھی وہی الفاظ بنیں۔

جواب۔

دید　　موم　　باب　　ساس　　لعل

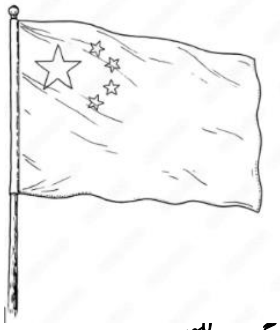
پڑھنا سیکھیں :

۱۰۔ دیے ہوئے بے معنی الفاظ ایک منٹ میں روانی سے پڑھیں۔

طلبہ یہ کام از خود کریں

کچھ نیا لکھیں :

۱۱۔پاکستان کے ہمسایہ ممالک میں سے اپنے پسندیدہ ملک کا جھنڈا کاپی میں بنا کر اس میں رنگ بھریں اور اس سے متعلق دس مربوط جملے لکھیں۔



چین پاکستان کا ہمسایہ ملک ہے۔ یہ پاکستان کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ چین میں 1949ء کو انقلاب آیا جس کے بعد انہوں نے اپنی تقدیر بدل دی۔ چین کے لوگ بہت ہی محنتی ہیں۔ انہوں نے بہت ہی کم عرصے میں اپنے آپ کو کامیابی کی بلندیوں تک پہنچایا ہے۔ آج پوری دنیا میں چین کی بنائی ہوئی اشیاء فروخت ہوتی ہیں۔ پچھلے کافی عرصے سے پاکستان اور چین کی دوستی بہت بڑھ چکی ہے۔ دونوں ممالک نے اپنی تجارت کو بھی بہت فروغ دیا ہے۔ سی پیک کا منصوبہ پاکستان میں خوشحالی کا ضامن ہے۔ مشکل وقت میں چین نے ہمیشہ پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔۔

۱۲۔انٹرنیٹ کی مدد سے پاکستان کے کسی مشہور شہر کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور اس شہر سے متعلق ایک پیرا گراف لکھیں۔

لاہور صوبہ پنجاب کا دارالحکومت ہے۔ لاہور کراچی کے بعد پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ اسے پاکستان کا ثقافتی، تعلیمی اور تاریخی مرکز کہا جاتا ہے۔ یہ پاکستان کا دل اور باغوں کا شہر بھی کہلاتا ہے۔ یہ شہر دریائے راوی کے کنارے واقع ہے۔ لاہور کا شمار دنیا کے قدیم اور اہم ترین شہروں میں کیا جاتا ہے۔ شاہی قلعہ اور بادشاہی مسجد جیسی قدیم عمارتیں لاہور کی زینت ہیں۔ زندہ دلان لاہور کے روایتی جوش و جذبے کے باعث اسے بجا طور پر پاکستان کا دل کہا جاتا ہے۔

ہمارے کرنے کے کام :

۱۳۔طلبہ یہ کام از خود کریں۔

سبق : ۲۲

بچے کی دعا

اہم الفاظ :

۱۔دیے گئے الفاظ کے معانی سمجھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تمنّا	خواہش، آرزُو	حِمایَت	طرف داری
زِینَت	خُوب صُورتی	شمع	موم بتّی، چراغ
ضعِیف	بُوڑھا، بزرگ	لَب	ہونٹ

میرے کرنے کے کام:

۲۔ سبق کے مطابق درست جواب کے (✓) کا نشان لگائیں۔

لَب پہ آتی ہے دُعا بن کے میری	☐ اِلتجا	☑ تمنّا	
ہو مِرے دَم سے یُونہی میرے وطن کی	☑ زِینَت	☐ عزّت	
مِرے اللہ! بچانا مُجھ کو	☐ جُھوٹ سے	☑ بُرائی سے	
ہو مرا کام غریبوں کی حمایَت کرنا	☑ غریبوں کی	☐ امیروں کی	

۳۔ نظم کے مطابق درست الفاظ لکھ کر خالی جگہ پُر کریں۔

- علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب
- دردمندوں سے، ضعیفوں سے محبت کرنا
- ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہو جائے
- جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

۴۔ دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) "ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہو جائے" سے کیا مراد ہے؟

جواب: "ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہو جائے" سے مراد ہے کہ میں علم حاصل کروں اور ایسا علم جس کی روشنی سے دوسروں کی راہیں روشن ہو جائیں۔ میں دوسروں کے لیے رہبر بن جاؤں انھیں نیک راستہ دکھاؤں۔ لوگ مجھ سے علم سیکھیں اور اس کی روشنی میں اپنی زندگی میں کامیابیاں حاصل کریں۔

(ب) نظم کے مطابق "پروانے" اور "علم کی شمع" سے کیا مراد ہے؟

جواب: پروانہ ایک ایسا کیڑا ہے جو روشنی کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور شمع کے ارد گرد گھومتا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ وہ پروانے کی طرح صرف علم کی روشنی کے ارد گرد ہی گھومنا چاہتا ہوں۔ یعنی علم حاصل کرنے کی لگن ہونی چاہیے۔

(ج) اس نظم کے آخری شعر میں کیا دعا مانگی گئی ہے؟

جواب: اس نظم کے آخری شعر میں شاعر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! انہیں برائی سے بچانا اور نیک لوگوں راستے کے راستے پر ہمیشہ چلانا۔ ایسا راستہ جو تجھے پسند ہو اور جس پر چلنے سے مجھے تیری رضا اور خوشی حاصل ہو۔

(د) اس نظم کا کون سا شعر آپ کو سب سے زیادہ پسند آیا اور کیوں؟

جواب: اس شعر کا آخری شعر مجھے سب سے زیادہ پسند آیا:

مرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو نیک جو راہ ہو اس رہ پہ چلانا مجھ کو

یہ شعر مجھے اس لیے پسند آیا کیوں کہ شاعر اس میں اللہ کی مدد طلب کرتے ہیں کہ وہ اُنھیں ں برے کاموں سے بچائیں۔ انھیں اللہ کی مرضی پر زندگی گزارنے کی توفیق دیں تاکہ وہ دنیا اور آخرت کی کامیابیاں حاصل کر سکیں۔

بات سے نکلے بات:

۵۔دی ہوئی تصویروں سے متعلق کہانی اپنے اساتذہ سے سنیں اور اپنے الفاظ میں بیان کریں۔



کہانی:

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک پیاسا کوّا پانی کی تلاش میں اِدھر اُدھر اُڑ رہا تھا۔ لیکن اُسے کہیں پانی نہ ملا۔ آخر کار وہ ایک باغ میں پہنچا، جہاں اس نے ایک پانی کا جگ دیکھا۔ اس نے کوشش کی مگر اُس کی چونچ پانی تک نہ پہنچ سکی۔ وہ سوچنے لگا کہ اپنی پیاس کیسے بجھائے۔ پھر اُس نے ایک ترکیب سوچی۔ اس نے کچھ دور پڑی کنکریاں لا کر جگ میں ڈالنا شروع کر دیں۔ پانی آہستہ آہستہ اوپر آ گیا۔ کوّے نے جی بھر کے پانی پیا اور اپنی پیاس بجھائی۔

اخلاقی سبق:

ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

طلبہ اپنے فہم کے مطابق کہانی بنائیں۔

قواعد سیکھیں:

۶۔دیے ہوئے جملوں کو فعل ماضی، فعل حال اور فعل مستقبل میں تبدیل کریں۔

جملے	عائشہ نماز پڑھتی ہے۔	ہم باغ کی سیر کے لیے جائیں گے۔
فعل ماضی	عائشہ نے نماز پڑھی۔	ہم باغ کی سیر کے لیے گئے۔
جملے	ارم نے کتاب خریدی۔	بکری نے چارا کھایا۔
فعل حال	اِرم کتاب خریدتی ہے۔	بکری چارا کھاتی ہے۔
جملے	دھوبی کپڑے دھوتا ہے۔	مالی نے پودوں کو پانی دیا۔
فعل مستقبل	دھوبی کپڑے دھوئے گا۔	مالی پودوں کو پانی دے گا۔

۷۔خط کشیدہ کیے ہوئے الفاظ کے مؤنث اور مؤنث الفاظ کے مذکر لکھ کر خالی جگہ پُر کریں۔

- ماموں جان نے ممانی جان کو خط لکھا۔
- میری بھابی ڈاکٹر اور بھائی استاد ہیں۔
- دھوبی نے کپڑے دھوئے اور دھوبن نے استری کیے۔

- کمھار اور کمھارن نے مٹی کے برتن بنائے۔
- میرے ناناجان مالی ہیں اور میری نانی جان کو پھول اچھے لگتے ہیں۔

لفظوں کا کھیل :

۸۔دیے ہوئے الفاظ کے حروف الگ الگ کریں اور ہر لفظ کے آخری حرف سے کوئی خوبی لکھیں۔

الفاظ	حروف					خوبی
محبوب	م	ح	ب	و	ب	بہادری
دعا	د		ع		ا	اچھائی
احساس	ا	ح	س	ا	س	سچائی
کرم	ک		ر		م	محنتی
سمندر	س	م	ن	د	ر	رحم دلی

پڑھنا سیکھیں :

۹۔دیے ہوئے اشعار درست تلفظ، لے، آہنگ اور روانی سے پڑھیں اور آخر میں سوالوں کے زبانی جواب دیں۔

سوالات

- **ماں باپ اور استاد کی روک ٹوک نعمت کیوں ہے؟**

جواب۔ ماں باپ اور استاد کی روک ٹوک نعمت اس لیے ہے کیوں کہ وہ جس کام سے ہمیں منع کرتے ہیں وہ ہماری بھلائی کے لیے ہوتا ہے۔ وہ ہمیں اچھے برے کا فرق سمجھاتے ہیں۔ ہر برے کام سے منع کرتے اور اچھے کام کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

- **ماں باپ کا کہنا نہ مان کر انسان کیا نقصان اُٹھاتا ہے؟**

جواب۔ ماں باپ کا کہنا نہ مان کر انسان ہمیشہ نقصان اٹھاتا ہے۔ لوگ اس کی عزت نہیں کرتے۔ ماں باپ کی نافرمانہ کی وجہ سے اللہ تعالی بھی اس سے ناراض ہوتا ہے۔

- **بڑائی پانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟**

جواب۔ بڑائی پانے کے لیے ہمیشہ ماں باپ کا کہنا ماننا چاہیے۔

کچھ نیا لکھیں :

۱۰۔اگر آپ کو اپنی کوئی سی پانچ خواہشات پوری کرنے کا موقع ملے تو وہ کون سی ہوں گی اور کیوں؟ دس مربوط جملوں میں لکھ کر بتائیں۔

اگر مجھے اپنی خواہشات پوری کرنے کا موقع ملے تو میں سب سے پہلے خواہش کروں گا کہ میں ایک اچھا اور باعمل مسلمان بن جاؤں تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا کریں۔ میری دوسری خواہش ہو گی کہ میرے ماں باپ کو اللہ صحت عطا فرمائیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے ماں باپ کی محبت اور دعائیں ہمیشہ میرے ساتھ رہے۔ میری تیسری خواہش ہو گی کہ میں ایک اچھا طالب علم بن جاؤں اور ایک اچھا انسان بن سکوں۔ میری چوتھی خواہش ہو گی کہ اللہ مجھے دوسروں کے کام آنے والا بنائے۔ ہمارے نبی ﷺ کا یہ طریقہ تھا کہ وہ ہمیشہ دوسروں کے کام آتے تھے اور لوگ اُن سے محبت کرتے تھے۔ میری پانچویں خواہش ہو گی کہ میرے پیارے وطن پاکستان میں ہمیشہ امن، سلامتی اور ترقی کی فضا رہے تاکہ ہر پاکستانی امن اور سکون سے زندگی گزارے۔

۱۱۔ایک طالب علم میں کن کن اچھی عادات کا ہونا ضروری ہے؟ پانچ جملوں میں لکھ کر بتائیں۔

ایک طالب علم کے لیے اچھا مسلمان ہونا ضروری ہے تاکہ اللہ کی رحمت کا سایہ اُس پر ہمیشہ رہے۔

ہر طالب علم پر لازم ہے کہ وہ ہمیشہ سچ بولے اور جھوٹ سے دور رہے۔

محنت کرنے کا جذبہ بھی ہونا چاہیے کیوں کہ محنت میں ہی عظمت ہے۔

اچھا طالب علم ہمیشہ وقت کی پابندی کرتا ہے۔

قوانین کی پاسداری کرتا ہے۔

ماں باپ اور اساتذہ کا احترام کرتا اور ان کا کہا مانتا ہے۔

وطن سے محبت کرتا ہے۔

ہمیشہ دوسروں کے کام آتا ہے۔

ہمارے کرنے کے کام :

۱۲۔طلبہ یہ کام از خود کریں۔

جائزہ۔۵

سننا / بولنا :

۱۔ مدد کرنا کیسا عمل ہے؟ کسی کو مشکل میں دیکھ کر اس کی مدد کیوں کرنی چاہیے؟

جواب۔ کسی کی مدد کرنا بہت اچھا عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ صفت بہت ہی پسندیدہ ہے۔ کسی کو مشکل میں دیکھ کر فوراً اس کی مدد کرنی چاہیے کیوں کہ اس نیکی کا صلہ دنیا اور آخرت دونوں میں ملتا ہے۔

۲۔ آپ کو دوستوں کے ساتھ کسی جگہ کی سیر کے لیے جانا ہو تو آپ کس جگہ جانا پسند کریں گے؟ وجہ بھی بتائیں۔

جواب۔ اگر مجھے میرے دوستوں کے ساتھ کسی جگہ کی سیر کے لیے جانا ہو تو میں پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں جانا پسند کروں گا۔ کیوں کہ ان علاقوں کے نظارے بہت ہی خوب صورت اور دلکش ہیں۔ بلند و بالا پہاڑ اور برف باری یہاں کی خاصیت ہیں۔

پڑھنا :

۳۔ دیے ہوئے اشعار درست تلفظ، لے، آہنگ اور روانی سے پڑھیں اور بتائیں کہ ان اشعار میں شاعر نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کی ہے؟

جواب۔ شاعر ان اشعار میں یہ دعا مانگ رہے ہیں کہ اللہ انہیں دوسروں کی مدد کرنے والا بنائے۔ وہ کمزور لوگوں کا سہارا بننا چاہتے ہیں۔ دُکھی لوگوں کے لیے راحت بننا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ضعیفوں، غریبوں اور مفلسوں کی پریشانیاں دور کر سکیں۔ وہ اپنے دوستوں کی مشکلات میں اُن کے کام آنا چاہتے ہیں۔ وہ علم اور کتابوں سے بے پناہ محبت رکھنا چاہتے ہیں۔

قواعد :

۴۔ دیے ہوئے واحد الفاظ کی جمع اور جمع الفاظ کے واحد بنائیں۔

واحد	جمع
ہوا	ہوائیں
اخبار	اخبارات
عمارت	عمارات
گھٹا	گھٹائیں

۵۔ دیے ہوئے مذکر الفاظ کے مؤنث لکھیں۔

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
ماموں	ممانی	چچا	چچی
خالو	خالہ	شیر	شیرنی
ناگ	ناگن	مور	مورنی

۶۔جملوں کے سامنے دیے ہوئے الفاظ کے متضاد لکھ کر جملے مکمل کریں۔

- جھوٹ کو ہمیشہ شکست ہوتی ہے۔ (فتح)
- اپنا کام ادھورا مت چھوڑیں۔ (پورا)
- صبا ایک عقل مند لڑکی ہے۔ (بیوقوف)
- مسلسل محنت سے کام آسان ہو جاتے ہیں۔ (دشوار)

لکھنا:

۷۔اپنے کسی یادگار دن کا احوال ڈائری کی صورت میں لکھیں۔

اتوار۔۲۷ دسمبر

موسم سرم کی چھٹیاں بہت ہی مختصر ہوتی ہیں اور ان میں عام طور پر کچھ سیر و تفریح نہیں ہوتی۔ مگر ان چھٹیوں کو ابّا جان نے چار چاند لگا دیے۔ وہ ہمیں مری کی سیر کے لیے لے گئے۔ ہم یہاں سے جمعہ کے دن صبح کے وقت نکلے۔ نمازِ جمعہ ہم نے اسلام آباد میں ادا کی اور پھر مری کی طرف روانہ ہوئے۔ ہماری طرح بہت سے لوگ سیر و تفریح کے لیے آئے ہوئے تھے اس لیے ہمیں وہاں پہنچتے پہنچتے شام ہو گئی۔ اگلی صبح میرے لیے سب سے زیادہ یادگار بن گئی۔ ابّا جان ہمیں چیئر لفٹ کی سیر کروانے کے لیے لے گئے۔ اس سے قبل میں نے یہ تجربہ کبھی نہیں کیا تھا۔ میں کچھ ڈرا ہوا تھا تو ابّا جان میرے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔ اُس دن بادلوں نے آسمان کو ڈھانپا ہوا تھا اور ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔ چیئر لفٹ کی رفتار اتنی مناسب ہوتی ہے کہ آپ نیچے گزرنے والے ہر منظر کو جی بھر کر دیکھ سکتے ہیں۔ میں نے جب نیچے دیکھا تو میں تو حیران ہو گیا۔ بلند پہاڑ نہ صرف خوب صورت بلکہ دل کو تھما دینے والے محسوس ہو رہے تھے۔ پہاڑ خدا کی بڑائی کی عکاسی کیسے کرتے ہیں یہ میں نے اُس دن جانا۔ اللہ نے ایک نعمت اور دکھائی اور اچانک برف باری شروع ہو گئی۔ ہم ابھی چیئر لفٹ کی میں ہی سوار تھے۔ چیئر لفٹ میں برف باری دیکھنا ایک انوکھا نظارہ تھا۔ ہم منزل پر پہنچتے ہی ایک جگہ پر رک گئے اور برف باری کے ختم ہونے کا انتظار کیا۔ پھر وہاں سے ہم مال روڈ کی طرف گئے اور دیر شام تک وہاں کے موسم سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ اس کے بعد ہم ہوٹل کے کمرے میں واپس آ گئے۔ یہ دن میری زندگی کا ایک یادگار تھا۔

یا

۱۵۔فروری ۲۰۲۲ء

پیاری ڈائری!

ہمیں آج کل اسکول سے چھٹیاں ہیں۔گرمی بہت زیادہ ہوگئی تھی اس لیے ہمیں چھٹیاں مل گئیں تا کہ ہم گھروں میں رہیں اور گرمی سے بچ جائیں۔چھٹیاں صرف اس لیے تو نہیں ہوتیں کہ ہم سارا دن ٹی وی دیکھتے رہیں یا کھیلتے رہیں یا سوئے رہیں۔چھٹیوں میں ہمیں اسکول سے کام بھی ملتا ہے جو ہم نے چھٹیوں میں ہی کرنا ہوتا ہے۔ آج بھی میں صبح سویرے جاگ گیا۔نماز پڑھی۔ناشتہ کیا۔اس کے بعد میں اسکول کا کام لکھنے بیٹھ گیا۔دوپہر تک میں کام کرتا رہا۔پھر امی نے کھانا پکایا اور ہم سب سے مل کر کھانا کھایا۔دوپہر کو تھوڑی دیر میں سو گیا۔دھوپ کم ہوئی تو عثمان مجھے جگانے آ گیا۔میں نے اٹھ کر ٹراؤزر پہنا اور نام گیند بالے کے گراؤنڈ میں چلے گئے۔شام تک ہم کرکٹ کھیلتے رہے۔شام کو واپس آ کر میں نہانے چلا گیا۔نہا کر صاف کپڑے پہنے اور امی ابو کے ساتھ بیٹھ گیا۔ رات کا کھانا ہم سب نے مل جل کر کھایا۔اس کے بعد تھوڑی دیر تک میں کارٹون دیکھتا رہا اور پھر مجھے نیند آنے لگی۔ سونے سے پہلے میں نے سوچا اپنی پیاری ڈائری سے کچھ باتیں کرلوں۔چنانچہ اب میں یہ باتیں لکھ کر سونے چلا جاؤں گا۔کل ہم پھر ڈھیر ساری باتیں کریں گے۔تب تک میری پیاری ڈائری کو اللہ حافظ!

۸۔وقت کی پابندی کیوں ضروری ہے؟دس جملوں میں لکھیں۔

کسی کام کو وقت مقررہ وقت پر اور باقاعدگی سے سرانجام دینا پابندیِ وقت کہلاتا ہے۔وقت کی پابندی انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بڑی اہمیت رکھتی ہے۔دنیا میں وہی افراد اور قومیں کامیاب و کامران ٹھہرتی ہیں جو وقت کی قدر کرتی ہیں اور ہر کام پابندیِ وقت کے ساتھ انجام دیتی ہیں۔جو افراد یا قومیں پابندیِ وقت کا خیال نہیں رکھتیں، وہ ناکام و نامراد رہتی ہیں۔طالب علم کے لیے بھی وقت کی پابندی نہایت ضروری ہے۔اگر طالب علم صبح سویرے مقررہ وقت پر اُٹھے، وقت پر اسکول جائے، پڑھائی کا کام باقاعدگی سے کرے، وقت پر کھیلے، وقت پر سوئے تو اس کی صحت بھی اچھی رہے گی اور وہ تعلیم میں بھی ترقی کرے گا۔اسلام کے ارکان مثلاً نماز، روزہ اور حج بھی ہمیں وقت کی پابندی کا درس دیتے ہیں۔مؤذن وقتِ مقررہ پر اذان دے کر ہمیں نماز کی طرف بلاتا ہے۔اور ہم وقت مقررہ پر نماز ادا کرتے ہیں۔اسی طرح روزے اور حج کے لیے بھی مقررہ اوقات ہیں۔معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو بھی وقت کی پابندی بے حد پسند ہے۔

یا

وقت کی پابندی سے مراد ہر کام کو اُس کے مقررہ وقت پر کرنا ہے۔بدلتے ہوئے دن رات اور موسم وقت کی پابندی کرتے ہیں۔ہمارا دین اسلام بھی ہمیں اپنی عبادات وقت پر کرنے کی تلقین کرتا ہے۔وقت کی پابندی انسان کو ذمہ دار بناتی ہے۔وقت کی پابندی کرنے والا شخص کبھی پیچھے نہیں رہتا۔زندگی کی ہر کامیابی اُس کا ہاتھ تھامے رکھتی ہے۔وقت کی پابندی کرنے والا شخص محنتی بن جاتا ہے اور محنت میں اللہ تعالیٰ نے عظمت رکھی ہے۔وقت کی پابندی انسان کو اصول پسند بنا دیتی ہے اور اصول پسند شخص معاشرے میں عزت کا مقام پاتا ہے۔